صلیب کا معائنہ

اور صلیب سے ملاقات

مسیح کی صلیب کا اثر اور معنی

ایڈرین ایبینز

یہ کتاب میرے پیارے دوست ''توز'' اور ''آزادہ'' کو وقف ہے

fatheroflove.info

ایڈرین ایبینز، 2020

کاپی رائٹ 2019,2020، ایڈرین ایبینز

مصنّف کے اخلاقی حق پر زور دیا گیا ہے۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں اس اشاعت کا کوئی حصہ تجارتی منافع کے لیے دوبارہ پیش نہیں کیا جا سکتا، بشمول کسی بھی شکل میں کسی بھی ذریعہ، الیکٹرانک، مکینیکل، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا دوسری صورت میں، پبلشر اور کاپی رائٹ ہولڈرز کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ مصنّف نے آیات کے حصوں کو بولڈ کے ساتھ نمایاں کیا ہے تاکہ ان نصوص سے جمع کردہ ایک خاص نکتہ پر زور دیا جا سکے۔

جب تک کہ دوسری صورت میں شناخت نہ کی جائے، صحیفے کے اقتباسات نیو کنگ جیمز ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ ©1982 بذریعہ تھامس نیلسن انکارپوریشن۔ اجازت سے استعمال کیا گیا۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

یہ کتاب اور دیگر تمام فادر آف لو پبلیکیشنز ہماری ویب سائٹ fatheroflove.info سے دستیاب ہیں اضافی کاپیاں منگوانے کے لیے براہ کرم adrian@life-matters.org پر ای میل کریں۔

پرنٹ ایڈیشن (آئی ایس بی نمبر: 978-0-6488114-2-8)

درستگی اغلاط .... ڈینوٹاسن براؤن، رچرڈ رابیسن اور لوریل ایبینز

ڈیزائن .... شین ون فیلڈ/ایڈونٹ ڈیزائن

کور فوٹو .... iStockphoto

اندرونی عکاسی .... میرینا کریوچینکو (dreamstime.com)

مترجم .... پاسٹر آکاش جیمس (Pakistan)

پرنٹنگ

مشمولات

باب نمبر1

اے باپ اِن کو معاف کر.......... 03

باب نمبر2

اُسے صلیب دو.......... 10

باب نمبر3

اُن کی تمام مُصِیبتوں میں وہ مُصِیبت زدہ ہُوا.......... 15

باب نمبر4

کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟.......... 23

باب نمبر5

قُربانی اور نذر کو تُو پسند نہیں کرتا.......... 28

باب نمبر6

ہم اہلِ شرِیعت ہیں.......... 43

باب نمبر7

اور جس طرح مُوسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا.......... 59

باب نمبر8

اَے خُدا! تیری راہ مقدِس میں ہے.......... 67

باب نمبر9

سِلاہ.......... 76

باب نمبر 1

اے باپ اِن کو معاف کر

میرے ذہن کے خیالات نے افسوس کے گہرے احساس کو جنم دیا۔ میرے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ میری پریشان کن بات چیت کی یادوں کی بڑھتی ہوئی فہرست میری روح پر بوجھ بن رہی تھی۔ اوراب اطمینان کیلئے میری تلاش اب شدت پر تھی۔ جیسا کہ میں نے اپنے کچھ حالیہ غصے کے جذبات پر غور کیا، تو میں نے خود سے نفرت کا احساس محسوس ہوا اور میں نے اُسی وقت ایک مختلف شخص بننے کی خواہش کو محسوس کیا۔ اوراس وقت میرے ذہن میں جو لفظ آیا وہ تھا معافی اور جس کی مجھے سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

کیا آپ اپنی زندگی میں کبھی اس مقام پر پہنچے ہیں جہاں آپ کو احساس ہوا ہو کہ آپ جو شخص ہیں وہ۔۔۔ وہ نہیں ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں، پر پھر بھی خود کو بدلنے کی کئی کوششوں کے بعد، آپ اسی بوجھ کے احساس کے ساتھ واپس اسی مقام پر پہنچ گئے ہوں؟ آپ اس پریشان کن تصویر سے کیسے بچ سکتے ہیں جو آپ اپنے اندر دیکھتے ہیں؟

یہ تجربہ بائبل کے الفاظ سے سچ ثابت ہوتا ہے۔
چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راست باز نہیں۔ کوئی سمجھدار نہیں۔ کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب کے سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ (رومیوں 3:10-12)

بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے کردار کی خامیوں سے خود کو اندھا کر کے اور دوسروں کے عیبوں پر توجہ دے کر اس حالت سے بچنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم سب میں کردار کی خامیاں ہوتی ہیں، اس لئے خود کی بجائے کسی دوسرے شخص کو کسی مشکل صورت حال میں ذمہ دار ٹھہرانا آسان ہوتا ہے۔ اور اگر ہماری روحوں اس طرح سے سکون حاصل ہوتا ہے تو یہ دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلّقات کو بہت نقصان پہنچاتا ہے اور آخر کار ہمارے لیے اور بھی زیادہ غم اور تنہائی کا سبب بنتا ہے۔

اطمینان اور نجات کا اواحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے مسائل کی خود ذمہ داری لیں اور اپنے خالق سے معافی مانگیں۔

اور وہ اپنی زُبان کھول کر اُن کو یُوں تعلِیم دینے لگا۔ مُبارک ہیں وہ جو دِل کے غرِیب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ مُبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔ (متی 5:2-4)

میں نے خود کو بالکل اسی حالت میں پایا۔ کیونکہ میں اپنی خود غرضی اور اس درد کے بارے میں ماتم کر رہا تھا جو میں نے خود کیلئے توجہ حاصل کرنے کی ضرورت کے ذریعے دوسروں کو پہنچایا۔

میری پرورش ایک مسیحی گھر میں ہوئی تھی اور مجھے خدا کی محبّت کے بارے میں سکھایا گیا تھا جیسا کہ یسوع مسیح میں ظاہر ہوتا ہے۔ بچپن میں میں نے یہ الفاظ کئی بار سنے تھے:

اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آو۔

مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ (متی 11:28)

مجھے اس سوچ سے حوصلہ ملا کہ میں اپنے بوجھ سے آرام اور راحت حاصل کرنے کے لیے یسوع کے پاس آ سکتا ہوں۔ میں نے مسیح کی زندگی اور خاص طور پر اس کی موت سے متعلّق آخری مناظر پر غور کرنا شروع کیا۔ صلیب کی کہانی میں ٹوٹی ہوئی روح کے لیے زبردست طاقت ہے جو اپنے آپ کو بچانے کی صلاحیت کے اختتام پر پہنچ گئی ہے۔ صلیب نے لاکھوں لوگوں کی

زندگیوں کو بدل کر انہیں اطمینان اور امید دی ہے۔ پھر بھی اس میں ایک معمّہ ہے۔2000 سال پہلے کی غداری، اذیت اور ایک بے گناہ کے قتل کی کہانی میری روح کو کیسے سکون دے سکتی ہے؟ یہ آج میرے لیے کس طرح با مقصد ہے؟

پہلے تو یہ کہانی متضاد محسوس ہوتی ہے۔ کیا ایسا سکون لانے کے لیے قدرتی خوبصورتی سے گھری میٹھی خوشبودار بخور اور پُرسکون موسیقی سے بھری خاموشی کی جگہ میں داخل ہونا زیادہ معنی خیز نہیں ہوگا؟ جیسے ہی صلیب کی کہانی روح میں زندہ ہو جاتی ہے، ہم سپاہیوں کی چیخنے کی آوازیں سنتے ہیں، مسیح کی پشت پر ایک کوڑے کی تیز شگاف، ایک بڑی لکڑی کی صلیب کے زمین پر گرنے کی خوفناک آواز جس کے وزن کے نیچے نجات دہندہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ہم ہجوم کی ہنسی سنتے ہیں اور ظلم و بربریت کے مناظر میں خوش کن چہرے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

اس پہیلی کا کیا راز ہے؟ یہ کہانی مجھے سکون کیسے دے سکتی ہے؟ قتل سے سکون کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

ہم اس منظر سے نظریں ہٹانے کی کوشش میں ہوتے ہیں پر پھر بھی ہماری خواہش ہم کو اس کی طرف کھینچ کے لے جاتی ہے۔ کسی نہ کسی طرح اس کی بربریت عجیب طور پر پوشیدہ ہے اور ساتھ ہی خوفناک بھی۔ ہم کھوپڑی کے مقام پر پہنچتے ہیں (گلگتا)۔ مسیح عاجزی کے ساتھ اذیت کے اس آلے پر لیٹ جاتا ہے۔ کانٹوں سے بنے فرضی تاج کی وجہ سے اُس کے چہرے سے خون بہہ رہا ہے جسے ہجوم نے اس کے سر پر جڑا ہوتا ہے۔ جن چوروں کو اسکے ساتھ مصلوب کیا جا رہا تھا وہ اپنی موت کی تاخیر کیلئے شدت سے مزاحمت کر رہے تھے۔ نجات دہندہ کی پیٹھ تھوڑی دیر پہلے ملنے والی کوڑوں سے نا قابل شناخت ہے۔ لیکن اس شخص نے اس سلوک کے مستحق ہونے کے لیے کیا کیا ہے؟

یسوع کی کہانی کو پڑھتے ہوئے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی ہمدردی اور مہربانی سے بھری ہوئی ہے اور آسمانی باپ کی بہت ہی خوبصورت تصویر ہے کیونکہ وہ محبّت کرنے والا اور مہربان ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اِس شخص کو ایسے وحشیانہ سلوک کا سامنا کرنا پڑے؟

کیلوں پر ہتھوڑی کی اونچی آواز ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اُس کے کومل ہاتھ جو بہتوں کو برکت دیتے ہیں اب اُن میں چھید ہو رہے تھے۔ وہ قیمتی پاؤں جو اسرائیل کی خاک آلود سڑکوں پر چلتے تھے اب چھید کر لکڑی کی صلیب سے جکڑے گئے تھے۔ اس کے بعد تمام دنیا کے سامنے آنے کیلئے بڑی بے رحمی سے صلیب کو اوپر اٹھا کر زمین میں ٹھونس دیا جاتا ہے، یہ واقعہ کلام پاک میں ریکارڈ ہے جو اُس وقت سے لیکر آخری دن تک لاکھوں لوگوں کو بتایا اور پڑھا جائے گا۔

جب میں نے اپنے گناہ سے نجات کی تلاش میں اس صلیب کے واقعہ پر غور کیا، تو میرا دل اس بے گناہ آدمی جو خدا کا بیٹا ہے اس کی ہمدردی میں پگھل گیا۔ میرے ذہن نے گتھسمنی سے کلوری تک اس کے قدموں کا سراغ لگایا۔ میں نے رومی گورنر پیلاطس کے الفاظ پر غور کیا:

دیکھو یہ آدمی! (یوحنا19:5)

میں نے اُسے شدید اذیت میں دیکھا جب اُس کے پسینے کے قطرے خون بن کر باغ میں گر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے شاگرد بھاگ رہے ہیں اور اسے ہجوم کے رحم و کرم پر چھوڑ رہے ہیں۔ میں نے حیرانی سے سوچا کہ ہجوم برابا کو کیسے چن سکتا ہے اور خدا کے بیٹے کو مصلوب کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ اِس کیلئے اُس نے ایسا کیا جرم کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ اس کا مذاق اڑایا گیا، مارا پیٹا گیا اور بدسلوکی کی گئی۔

اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قِرمزی چوغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھّا اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دِیا اور اُس کے آگے گھُٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑانے لگے کہ اَے یہُودِیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس پر تھُوکا اور وُہی سرکنڈا لے کر اُس

کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اُس کا ٹھٹّھا کر چُکے تو چوغہ کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلُوب کرنے کو لے گئے۔ (متی 27:28-31)

میں اس ڈرامے میں بے دل اداکاروں کو مجرم ٹھہرانے کیلئے زوروں پر تھا، لیکن پھر میں نے دوسروں کے ساتھ اپنے ہی سنگدل سلوک کے بارے میں سوچا اور محسوس کیا کہ میں بھی ان کی طرح مجرم ہوں۔ میرے ذہن میں مسیح کے یہ الفاظ آتے ہیں:

بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کِسی ایک کے ساتھ یہ سُلُوک کِیا تو میرے ہی ساتھ کِیا۔ (متی 25:40)

کیا میں نے کبھی دوسروں کا مذاق نہیں اُڑایا اور نہ ہی کبھی اُن پر ہنسا؟۔ کیا میں نے سفاکیت کی تصویر کشی کرنے والی فلمیں نہ دیکھی جن میں جب ولن کے ساتھ کچھ برا ہوتا تو کیا میں اس بات پر خوش نہں ہوتا تھا؟ کیا میرے ہونٹوں سے لعنتی الفاظ نہیں نکلتے تھے جن کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر ظلم ہوا تھا؟ پڑھتے پڑھتے میری مذمت کا احساس بڑھتا گیا۔ جب میں نے یسوع کے ساتھ مرنے والے دو آدمیوں پر غور کیا تو میں نے اس شخص کے الفاظ پر غور کیا جس نے کہا:

اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں لیکن اِس نے کوئی بے جا کام نہیں کِیا۔ (لُوقا 23:41)

جب میں نے مسیح کی صلیب کو دیکھا تو میں نے میرا راستہ روکنے والوں اور مجھے تکلیف پہنچانے والوں کیلئے میری وہ ناپسندیدگی جو میں نے ان پر ڈالی ہوئی تھی اب وہ میری طاقت بن

چکی تھی۔ پھر میں نے اِن الفاظ کا اثر محسوس کیا:

کیونکہ جِس طرح تُم عَیب جوئی کرتے ہواُسی طرح تُمہاری بھی عَیب جوئی کی جائے گی اور جِس پَیمانہ سے تُم ناپتے ہواُسی سے تُمہارے واسطے ناپا جائے گا۔(متی7:2)

ایک ابدی لمحے میں میں صلیب کو دیکھنے ہی سے تبدیل ہو گیا۔ حالانکہ اس واقعہ کے2000 سال بعد میں نے خود کو ڈرامے کے گواہ کے طور پر محسوس کیا۔ میری دنیا سست رفتار میں چلی گئی اور صلیب کے ارد گرد شور اور ہنگامہ خاموش ہو گیا جب میں نے خدا کے بیٹے کو دیکھا اور اس خوبصورت چہرے کا مطالعہ کیا تو اس کے ہونٹوں سے الفاظ نکلے۔

اَے باپ! اِن کومُعاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔(لوُقا23:34)

جیسے جیسے الفاظ کی اہمیت میری روح میں داخل ہوئی، امید کی ایک چنگاری میرے اندر بھڑک اٹھی۔ تو میں نے محسوس کیا کہ وہ میری معافی اور امید کی خواہش کیلئے میرے ساتھ خوش بیانی سے پیش آتا ہے۔ جب میں اپنے گالوں پر آنسوؤں کے ساتھ اپنے خالق کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہوں، میں محبّت کے چہرے کو دیکھتا ہوں اور میرا دل پگھل جاتا ہے۔ اس چہرے میں مذمت کا ایک دھاگہ نہیں تھا۔ مجھے اس حقیقت کا پختہ احساس تھا کہ میری گناہ سے بھرپور زندگی اس وجہ کا حصہ تھی کہ وہ صلیب پر دکھ اٹھا رہا تھا اور پھر بھی اس کی طرف سے کوئی مذمت نہیں تھی- بلکہ اُس کی طرف سے ہمارے لیئے صرف محبّت اور معافی تھی۔

اُس نے مجھے اُن مصائب کے لیے موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جو میں اُسے پہنچا رہا تھا۔ اس نے آزادانہ طور پر مجھے معاف کر دیا۔ سوال یہ تھا اور ہے، کیا میں اسے قبول کروں گا؟ کیا میں یقین

کروں گا کہ مجھے معاف کر دیا گیا ہے؟ میرے معاملے میں میں نے اسے دونوں ہاتھوں سے لیا اور اپنی ابدی زندگی کی میراث کا دعویٰ کیا۔ میں نے یسوع سے کہا کہ میں اپنے کیے پر پشیمان ہوں اور میں نے اس سے اپنی زندگی کا رب بننے کو کہا۔ فوری طور پر میرے اوپر ایک سکون آ گیا، اور میں نے اتنی شفا، اور اتنا سکون، اتنی آزادی محسوس کی۔ گناہ کا بوجھ جو مجھے کچل رہا تھا غائب ہو گیا اور میں نے اپنی روح میں ایک خوشی محسوس کی جسے بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ صرف وہی لوگ تجربہ کرتے ہیں جو اسے گلے لگاتے ہیں۔

زندہ پانی کے چشمے کی طرح شکرگزاری میں میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ باقی جو میں ڈھونڈ رہا تھا وہ آخر کار مجھے مل گیا تھا۔ میں نے بہت زیادہ شکرگزاری محسوس کی اور میں نے خوشی سے اپنے نجات دہندہ کو قبول کیا۔

صلیب کے ساتھ میری مبارک اور خوبصورت ملاقات ایسی ہی تھی، اور ہے۔ یہ بہت سے سوالات کو جنم دیتی ہے۔ اتنی خوفناک چیز سے اتنی خوبصورت چیز کیسے نکل سکتی ہے؟ 2000 سال پہلے ہونے والا یہ واقعہ آج کیسا محسوس ہوتا ہے؟ وہ کون سے اہم عناصر ہیں جنہوں نے یہ کیا؟ اور آپ کو صلیب کے اس سوال اور اس کے ساتھ آپ کی اپنی ذاتی ملاقات کی پرواہ کیوں کرنی چاہیئے؟ آئیے صلیب کا جائزہ لیں اور دیکھیں۔

باب نمبر 2

اُسے صلیب دو

اِبنِ آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالہ کِیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حُکم دیں گے۔ اور اُسے غیر قوموں کے حوالہ کریں گے تاکہ وہ اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑائیں اور کوڑے ماریں اور مصلُوب کریں۔ (متی20:18-20)

اسرائیل کے رہنما یسوع سے اتنی نفرت کیوں کرتے تھے؟ وہ اُس کو تباہ کرنے کے لیے اتنے ارادے کیوں بناتے تھے؟ دنیا میں اتنی خوشیاں لانے والا آدمی اتنا خطرہ کیسے ہوسکتا ہے؟

حقِیقی نُور جو ہر ایک آدمی کو رَوشن کرتا ہے دُنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے وسِیلہ سے پَیدا ہُوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبُول نہ کِیا۔ (یوُحنا1:9-11)

یہ رہنما اپنی فطری حالت میں پوری نسل انسانی کے نمائندے تھے اور خدا کے بیٹے، باپ کے ممسوح کی طرف ان کا یہ رویہ تھا۔

پر وہ اُس کے آگے کونپل کی طرح اور خُشک زمِین سے جڑ کی مانِند پُھوٹ نِکلا ہے۔ نہ اُس کی کوئی شکل وصُورت ہے نہ خُوب صُورتی اور جب ہم اُس پر نِگاہ کریں تو کُچھ حُسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مُشتاق ہوں۔ وہ آدمِیوں میں حقِیر و مردُود۔ مَردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اُس سے گویا رُوپوش تھے اُس کی تحقِیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کُچھ قدر نہ

جاتی۔(یسعیاہ53:2-3)

خُداوند اور اُس کے مسیح کے خِلاف زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے اور حاکم آپس میں مشوَرہ کر کے کہتے ہیں آؤ ہم اُن کے بندھن توڑ ڈالیں اور اُن کی رسِیاں اپنے اُوپر سے اُتار پھینکیں۔(زبُور2:2-3)

صلیب کی کہانی انسانی تاریخ کا سب سے واضح لمحہ ہے جو آدم سے ہماری فطری وراثت میں خدا کے بیٹے کے تیئں ہمارے اجتماعی رویے کو ظاہر کرتی ہے۔اس کہانی نے پولس کے اس قول کو سچ ثابت کیا جب اس نے کہا:

اِس لِئے کہ جسمانی نِیّت خُدا کی دُشمنی ہے کیونکہ نہ تو خُدا کی شرِیعت کے تابِع ہے نہ ہو سکتی ہے۔(رُومیوں8:7)

یہ عدوت کہاں سے آ گئی؟ ابتدا ہی میں، خدا نے پیار سے آدم اور حوا کو ہدایت کی تھی کہ باغ کے بیچ میں ایک درخت ہے جس سے اِن کو نہیں کھانا ہے۔اس درخت سے کھانے سے ان کی موت واقع ہو جائے گی اور ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔درخت کو باغ میں اسلیئے رکھا گیا تھا تا کہ آدم اور حوا کو اپنے خالق کی خدمت کے انتخاب کرنے کا موقع ملے۔باغ میں موجود اس اصول کے بغیر وہ اپنی پسند کا استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔پھر بھی خدا کے خلاف انتخاب کرنا زندگی کے منبع سے منقطع ہونا ہے۔

خدا کے کلام کو کیسے سمجھنا جا سکتا ہے؟ کیا انہیں آدم اور حوا کی خوشحالی کے لیے لامحدود محبّت اور دیکھ بھال دی گئی تھی؟ شیطان نے سانپ کے ذریعے حملہ کرنے کا موقع حاصل کرتے

ہوئے حوا کو ایک مختلف مقصد بنایا کہ خدا نے یہ کیوں کہا تھا۔

تب سانپ نے عَورت سے کہا کہ تُم ہرِ گز نہ مَرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جِس دِن تُم اُسے کھاو گے تُمہاری آنکھیں کُھل جائیں گی اور تُم خُدا کی مانِند نیک و بد کے جاننے والے بن جاو گے۔(پیدائش3:4-5)

شیطان نے اصرار کیا کہ خدا خود غرض ہے اور آدم اور حوا کو ان کی مکمّل صلاحیت تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔اس مقصد کو خُدا کے الفاظ پر رکھنے سے اِس بات کا مفہوم بالکل بدل گیا جو خُدا نے کہا اگر وہ پھل کھائیں گے تو وہ مر جائیں گے۔لیکن شیطان نے الٹی منطق کا استعمال کرتے ہوئے دعویٰ کیا۔''تم یقیناً نہیں مرو گے۔'' اس نے تجویز کیا کہ خُدا یقینی بنائے گا کہ وہ مر جائیں گے کیونکہ بظاہر اُن کی پوری صلاحیت کو محدود کرنے کا یہ اس کا خودغرضانہ مقصد تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آدم اور حوا سمجھ گئے تھے کہ وہ ضرور مرئیں گے۔دوسرے لفظوں میں وہ سمجھتے تھے کہ خُدا اُنہیں موت کے گھاٹ اُتار دے گا بجائے اس کے کہ خُدا اُنہیں اُن کے گناہ میں خود کو تباہ ہونے دے۔ان دونوں باتوں میں فرق یاد رہے۔

آدم نے پھل لیا اور کھایا جب کہ اُس کا یہ خیال تھا کہ خدا اس کی بیوی کو اِس کی خطا پر قتل کرنے والا ہے۔اس غلط تصور کے تحت کہ خُدا ایک ظالم تھا، آدم نے نفرت اور بغاوت کے جذبے میں خُدا کی مخالفت کرنے اور حوا کے ساتھ جو کچھ بھی ہونا ہے اُس کے ساتھ کھڑا ہونے کا عزم کیا۔اسی وقت آدم نے سوچا اور حوصلہ کیا کہ اگر سانپ کی باتیں سچ ہوئیں تو۔۔کیونکہ اُس نے اِنہیں یہ پھل کھانے کا کہا ہے تو پھر وہ بھی خدا کی مخالفت میں اِن کے ساتھ شامل ہے۔

یہاں ہمیں خدا کی طرف انسان کی عدوت کا ذریعہ ملتا ہے۔ آدم پر خدا کے کردار کے بارے میں غلط تاثر تھا اور اُس نے اِس غلط تاثر پر عمل کیا۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ خدا دوسروں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنے مفادات کی پورا کرے گا، آدم نے اِس خصوصیت کو اُس وقت ظاہر کیا جب وہ سوال کے تحت اپنی جان بچا رہا تھا۔

اُس نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور مَیں ڈرا کیونکہ مَیں ننگا تھا اور مَیں نے اپنے آپ کو چِھپایا۔ اُس نے کہا تُجھے کِس نے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پَھل کھایا جِس کی بابت مَیں نے تُجھ کو حُکم دِیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟ آدؔم نے کہا کہ جِس عَورت کو تُو نے میرے ساتھ کِیا ہے اُس نے مُجھے اُس درخت کا پَھل دِیا اور مَیں نے کھایا۔ (پیدائش 3:10-12)

آدم ڈر گیا کیونکہ وہ اس غلط تاثر میں تھا کہ خدا اُسے مارنے آیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اِس نے اُس درخت کا پھل کھایا ہے جس سے اسے نہ کھانے کا حکم دیا گیا تھا تو اس نے الزام اپنی بیوی اور خدا پر ڈال دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آدم کہہ رہا تھا کہ ''اگر کسی کو مرنا ہے تو میری بیوی کو لے جا کر مار ڈالو اور تمہیں بھی موت کی سزا دی جائے کیونکہ تم نے اسے بنایا ہے''۔

یہ سب اس غلط تصور سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا اپنے مفادات کے تحفّظ کے لیے قتل کرے گا۔ جیسا کہ آدم نے سمجھا کہ کسی کو موت کے گھاٹ اتارنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے، اس لیے وہ اپنی بیوی اور خدا کو موت کی سزا دیتا ہے تاکہ اپنے مفادات کی حفاظت کرے۔ ہم دلچسپی کے ساتھ نوٹ کرتے ہیں کہ زوال کے بعد انسان کے ساتھ تمام بات چیت خدا کے بیٹے کے ذریعے ہوئی جو خدا اور انسانوں کے درمیان واحد ثالث ہے (1 تیمتھیس 2:5)۔ اس طرح، آدم نے خدا کے بیٹے کو ایک ایسی عورت بنانے پر موت کی سزا سنائی جو اسے خدا کے حکم کی خلاف ورزی پر

آمادہ کرے گی۔ ان الفاظ میں، ''وہ عورت جسے تو نے میرے ساتھ رہنے کے لیے دیا'' میں ''اُسے صلیب پر چڑھادو'' کی پکار کے وہ بیج موجود ہیں جو 4000 سال بعد پھوٹ پڑے گی۔

یہ بیج آدم کے دل کی گہرائی میں بسا ہوا تھا اور اس کی حقیقت اسکے خود سے بھی چھپی ہوئی تھی۔ اگر خدا کے بیٹے نے آدم سے اِس الزام کے ساتھ سامنا کیا کہ یہ آدم کا مسیح کو قتل کرنے کا منصوبہ تھا، تو وہ اسی طرح جواب دیتا جیسا کہ اس کی اولاد نے دیا تھا۔

تُم کیوں میرے قتل کی کوشِش میں ہو؟ لوگوں نے جواب دِیا تُجھ میں تو بدرُوح ہے۔ کَون تیرے قتل کی کوشِش میں ہے؟ (یوُحنّا 20-7:19)

آدم خُدا کے بیٹے کے الزام کو ایک قیاس شدہ معمولی مسئلہ سمجھ کر مکمّل طور پر مسترد کر دیتا۔ موت کے اس بیج کو ختم کرنے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ وہ ظاہر ہو اور پھر آدم خدا کے بیٹے کی طرف اپنے گناہ سے توبہ کرے۔

موت کا یہ بیج ہر مرد اور عورت کی میراث ہے۔ باریک بینی اور بغیر محسوس کیے ہم خُدا کے خلاف اِس فطری بغاوت سے اُس کے بیٹے کو نقصان پہنچانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام آدمیوں کی طرف سے حقیر اور رد کیا جاتا ہے، نہ صرف وہ لوگ بلکہ وہ بھی جنھوں نے اسے 2000 سال پہلے جسمانی طور پر مصلوب کیا تھا۔

اس کے مضمرات بہت دور رس ہیں اس لیے صلیب کا اصول انسانی تاریخ میں کسی ایک دن تک محدود نہیں ہے بلکہ انسانی تاریخ کے ہر دن تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔

باب نمبر 3

اُن کی تمام مُصیبتوں میں وہ مُصِیبت زدہ ہُوا

اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اُس برّہ کی کِتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنای عالم کے وقت سے ذبح ہُوا ہے۔(مُکاشفہ 13:8)

جب یسوع نے صلیب کے بارے میں بات کی تو اس نے اس سے کہیں زیادہ وسیع الفاظ میں ایسا کیا جس کا زیادہ تر لوگوں کو احساس ہے۔اُس وقت یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔(متّی 16:24)

صلیب کا اصول خود انکاری میں سے ایک ہے۔ یسوع نے اپنے مصلوب ہونے تک کے واقعات میں اس کا مظاہرہ کیا۔ اُس نے اُس مذاق اور مار پیٹ کے خلاف اپنا دفاع نہیں کیا جو اُسے موصول ہوا۔ اُس نے اُسے صبر سے برداشت کیا حالانکہ اُس سے اُسے بے پناہ تکلیفیں اٹھانا پڑیں۔ کائنات کی تمام طاقت اُسی کے حکم پر تھی۔ ایک لمحے میں، اپنے دکھ کو ختم کر سکتا تھا لیکن اُس نے اُس کے سامنے سر خم کر دیا تاکہ اس کے حملہ آوروں کو اس کے بارے میں اپنا خیال بدلنے کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت مل جائے۔ مسیح کو امید تھی کہ وہ چالیس سال بعد یروشلم کی تباہی میں اپنے آپ کو تباہ کرنے سے پہلے اپنے اعمال سے توبہ کر لیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا کے بیٹے کے زریعے کائنات میں سب کچھ رکھا گیا ہے۔
اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔(کُلسّیوں 1:17)

وہ اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔(عِبرانیوں1:3)

ہمیں بنانے والے کے طور پر، مسیح ایک نرم ماں باپ ہے جو ہر مرد، عورت اور بچے کے لیے ترستا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کا ہر بچہ خوشگوار، صحت مند اور پر امن ماحول میں پروان چڑھے۔اُس کی خواہش اُس کے باپ کا اظہار ہے، جو تمام چیزوں کا سرچشمہ ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ جب بھی اُس کے بچوں میں سے کسی کو تکلیف ہوتی ہے، مسیح کو تکلیف ہوتی ہے۔اُس کا دل انسانیت کے تمام دکھوں کے لیے دکھتا ہے۔یسعیاہ نبی نے اس قول کے بارے میں کہا:

اُن کی تمام مُصیبتوں میں وہ مُصِیبت زدہ ہُوا اور اُس کے حضُور کے فرِشتہ نے اُن کو بچایا۔اُس نے اپنی اُلفت اور رحمت سے اُن کا فِدیہ دِیا۔اُس نے اُن کو اُٹھایا اور قدِیم سے ہمیشہ اُن کو لِئے پِھرا۔(یسعیاہ63:9)

ہر ایک چیز جو اسرائیل نے بطور قوم اور انفرادی طور پر برداشت کی، مسیح نے ان کے ساتھ کی۔لیکن یہ اکیلے اسرائیل کے لیے نہیں ہے جو مسیح نے برداشت کیا، بلکہ زمین پر رہنے والوے ہر ایک کے لیے ہے۔

آپ میں سے جن کے بچے ہیں، آپ کو کیسا لگتا ہے جب آپ کا بچہ بہت تکلیف میں ہوتا ہے؟ یہ آپ کے دل کو چھیدتا ہے اور بہت زیادہ تکلیف اور غم کا سبب بنتا ہے۔اگر آپ کا ایک بچہ آپ کے کسی دوسرے بچے کو زخمی کر دے تو کیا ہوگا؟ یہ اور بھی غم کا باعث بنتا ہے۔آپ اپنے زخمی بچے کے لیے تکلیف اٹھاتے ہیں اور اُس کیلئے مایوسی محسوس کرتے ہیں جس نے زخم لگایا ہے۔

جب خاندان سے باہر کوئی اُن کے بچے کو نقصان پہنچاتا ہے تو والدین کو کیسا لگتا ہے؟
بہت سے لوگوں کا فطری احساس اُس شخص کو سزا دینا ہوتا ہے۔ یسوع کو کیسا محسوس ہوتا ہے جب اُس کے بچوں میں سے کسی کی عصمت دری کی جاتی ہے؟ یہ اس کو اس سے زیادہ غمگین کرتا ہے جتنا کہ ایک انسانی والدین اپنے بچے کے لیے محسوس کرتے ہیں۔ مجرم سے نمٹنے کے لیے انسانی ردعمل ان کو سزا دینا ہے۔ مسیح کے لیے، مجرم بھی اس کا بچہ ہے۔ وہ ان کے برے عمل سے زخمی ہے لیکن اگر وہ ان سے اپنی حفاظت واپس لے لے تو وہ مر جائیں گے اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی مرے۔ لہٰذا، مسیح خاموشی سے دکھ جھیلتا ہے جب کہ مرد، عورتیں اور بچے ایک دوسرے کو تکلیف دیتے، بدسلوکی کرتے اور مارتے ہیں۔

جب بھی ہم گناہ کرتے ہیں، ہم اپنی روح کے لیے مسیح کی روح کی اپیل کی مزاحمت کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر بار جب ہم ایسا کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں کہ غلط ہے، ہم مسیح کو چھیدتے ہیں۔

اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو اُنہیں تَوبہ کے لِئے پھر نیا بنانا نامُمکِن ہے اِس لِئے کہ وہ خُدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلُوب کر کے علانِیہ ذلِیل کرتے ہیں۔ (عِبرانیوں 6:6)

جب بھی کوئی شخص اپنے ساتھی کو تھپّڑ مارتا ہے، مسیح اسے محسوس کرتا ہے۔ جب بھی کوئی بچہ کونے میں کانپ رہا ہوتا ہے جب ان کے والد اُن کی ممی کو پیٹ رہے ہوتے ہیں، تو مسیح یہ سب محسوس کرتا ہے۔ لیکن وہ لوگوں کو یہ کام کرنے سے باز رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا کیونکہ طاقت کا استعمال برائی کرنے والوں کے کردار کو نہیں بدلتا۔ تاہم، یہ یقینی طور پر خدا کے کردار کو بدل دے گا اگر وہ طاقت کا استعمال کرتا ہے۔ لیکن کلام پاک کہتا ہے، خدا نہیں بدلتا (ملاکی 3:6)۔ اس بات پر بھی غور کریں کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ خدا اسے مجبور کر رہا ہے، تو یہ اسے مزاحمت کرنے اور برائی کرنے کے لیے اور بھی زیادہ پرعزم بنا سکتا ہے۔

جب ہم مسیح کے اُس دکھ کو سمجھتے ہیں جو انسان ایک دوسرے کو دیتے ہیں تو ہمیں صلیب کا ایک نقطہ نظر ملتا ہے جو اتنا روشن ہے کہ اس احساس سے پہلے کی طرح زندگی گزارنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ worldometers.info سے درج ذیل اعداد و شمار پر غور کریں:

ڈبلیو ایچ او (ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن) کے مطابق، دنیا میں ہر سال ایک اندازے کے مطابق 40 سے 50 ملین اسقاط حمل ہوتے ہیں۔ یہ روزانہ تقریباً 125,000 اسقاط حمل کے برابر ہے۔ کیا ہم اس تکلیف کا تصور کر سکتے ہیں جس کا سامنا مسیح اپنے 125,000 بچوں میں اس طرح سے کر رہا ہے۔ ماں کے احساسات کے بارے میں کیا خیال ہے جب وہ اپنے حمل کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے؟ انسانی ذہن کے لیے اس اعداد و شمار میں شامل مصائب کو سمجھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

آج تقریباً 3000 لوگ کار حادثات میں مریں گے اور 2800 لوگ اپنی جانیں لیں گے۔ ان اعداد و شمار میں نہ صرف مرنے والوں کے لیے بلکہ پیچھے رہ جانے والوں کے لیے کتنی تکلیفیں شامل ہیں؟ آج کتنی خواتین اور بچے مردوں کے ہاتھوں جنسی زیادتی کا شکار ہوں گے؟ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تقریباً 25 ملین افراد کو غلام بنا کر اسمگل کیا جا رہا ہے اور ان میں سے نصف سے زیادہ جنسی زیادتی کا شکار ہیں۔ 25 ملین میں سے 71 فیصد خواتین اور لڑکیاں ہیں۔ آج دنیا بھر میں 137 خواتین اپنے ساتھی، یا سابق ساتھی کے ہاتھوں مر جائیں گی۔ ان اعداد و شمار میں مسیح کو جو تکالیف پہنچی ہیں وہ ناقابلِ فہم ہیں۔ یہ صرف چند اعداد و شمار ہیں جو دنیا بھر میں ہر روز انسانی مصائب کی عکاسی کرتے ہیں۔

ہر روز، مسیح مردوں اور عورتوں کے تشدد اور خود غرضی کو برداشت کرنے پر مجبور ہے۔ کوئی سوال اٹھا سکتا ہے، ''مسیح اپنے آپ کو کیوں نہیں بچاتا اور خود انکاری کی صلیب سے نیچے کیوں نہیں آتا؟'' ہر دن اُس کے اور اُس کے پیارے فرشتوں کے لیے ایک زندہ جہنّم ہے جو ہماری حفاظت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور جنہیں ان مظالم کا مشاہدہ بھی کرنا چاہیے۔ کیا آپ نے کبھی یہ خواہش کی

ہے کہ آپ فرشتہ ہوتے؟ غور سے سوچیں کہ انہیں اس دنیا کے گرے ہوئے بیٹوں اور بیٹیوں کی دیکھ بھال میں کتنے دکھ جھیلنے ہوں گے۔ کیا یہ وہ کام ہے جو آپ اپنی مرضی سے کریں گے؟ ایک بچے کو زیادتی کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھنے پر مجبور کیا کیونکہ وہاں کوئی بھی یسوع سے ان کی مدد کرنے کو نہیں کہہ رہا ہے یا وہ ان کے پاس بھیجی گئی روشنی سے اپنا دماغ بند کر رہے ہیں؟ ایسا منظر دیکھنے والا فرشتہ کتنا بے بس اور اداس محسوس کرے گا؟

بدسلوکی کرنے والے شوہر کے ساتھ پرتشدد تعلّقات میں منشیات کے عادی بیٹی کے والدین کی حالت پر غور کریں۔ آپ اسے کیسے روکتے ہیں؟ کیا آپ اپنی بیٹی کو تبدیل ہونے پر مجبور کریں گے؟ کیا آپ اپنی انگلیاں پھیر سکتے ہیں اور تمام درد کو دور کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کی بیٹی مدد حاصل کرنے سے انکار کر دے تو کیا آپ اسے تبدیل کر سکتے ہیں؟ اُس کی رضامندی کے بغیر، آپ اس کے ساتھ مل کر چلنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں اور آپ اُسے بتاتے ہیں کہ آپ اس سے پیار کرتے ہیں اور جب وہ تاریک وادی سے گزر رہی ہے تو اسے تسلّی دینے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اسے تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرنا صرف اُسے مسئلے کی گہرائی میں لے جانا ہے۔

ہمارا باپ اور نجات دہندہ بھی ایسی ہی صورتحال میں ہیں۔ اگرچہ ان کے پاس لامحدود وسائل ہیں، لیکن وہ اپنے بچوں کی مرضی کو مجبور نہیں کر سکتے اور وہ ہمیں اُس وقت تک تبدیل نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم ان سے مدد طلب نہ کریں اور ان کی رہنمائی کو نہ سنیں اور اس پر عمل نہ کریں۔

انسانی ذہن کے لیے، اُس صلیب پر یقین کرنا ناممکن لگتا ہے کیونکہ یہ ہمارے سوچنے کے انداز سے بہت مختلف ہے۔ ہمارے پاس اپنے دفاع کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ آپ کے

بچوں کی خدمت، راحت اور مدد کے لیے مکمّل طور پر خود کو دینا ہے، جن میں سے اکثر آپ میں سے کوئی لینا دینا نہیں چاہتے ہیں۔

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو خُدا سے ناراض ہیں کیونکہ وہ اُن کے دکھوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر بھی جب لوگ اُسے تسلیم کرنے یا اُس کے احکام پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں، تو وہ شیطان کو اُن پر حملہ کرنے سے کیسے روک سکتا ہے؟ کیونکہ اِس سے وہ لوگوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ خدا کی راہوں سے انکار کر کے اپنی زندگیاں برباد کریں۔

ہم میں سے وہ لوگ جو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا سکتے ہیں کہ مسیح کی صلیب ایک دن کا واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک تجربہ ہے جو پوری انسانی تاریخ کا احاطہ کرتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ مسیح جسم میں ایک بار مر گیا، لیکن یہ واقعہ ہمارے لیے اس سچائی کو کھولنے کی کلید ہے کہ مسیح کو ہر روز انسانی خیالات، الفاظ اور اعمال سے چھیدا جا رہا ہے۔ درج ذیل بائبل آیات پر غور کریں:

مَیں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہُوا ہُوں اور اب مَیں زِندہ نہ رہا بلکہ مسیح مُجھ میں زِندہ ہے اور مَیں جو اَب جِسم میں زِندگی گُذارتا ہُوں تو خُدا کے بیٹے پر اِیمان لانے سے گُذارتا ہُوں جِس نے مُجھ سے مُحبّت رکھّی اور اپنے آپ کو میرے لِئے مَوت کے حوالہ کر دِیا۔ (گلتِیوں 2:20)

پولس کیوں کہتا ہے، ''میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں''؟ وہ کیوں نہیں کہتا ''میں مسیح کی طرح مصلوب ہوا''؟ اگر میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں، تو کیا یہ اس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ مسیح آج بھی انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے مصلوب ہو رہا ہے؟

ستائے تو جاتے ہیں مگر اکیلے نہیں چھوڑے جاتے۔ گرائے تو جاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔ ہم ہر وقت اپنے بدن میں یسوعؔ کی موت لِئے پھرتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو۔
(2-کرنتھیوں10-4:9)

پولس ہمارے جسموں میں خداوند یسوع کے مرنے کے بارے میں کیوں بات کرتا ہے؟(یہ فقرہ زمانہ حال میں لکھا جائے گا ماضی میں نہیں)۔کیا یہ اس بات کی عکاسی نہیں کرتا کہ مسیح کی پیروی کرنے والوں کے ظلم وستم اور مصائب میں مسیح ان کے ساتھ دکھ اٹھاتا ہے؟

پھر اس صلیب کے بارے میں انسانی ردعمل کیا ہے؟ ہمارے لیئے زندہ رہنا ناممکن ہے اگر ہم مسیح کے دکھوں کے بارے میں سوچیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ مسیح ہر روز سراسر اذیت میں ہے تو پھر ہم کیسے خوشی سے زندہ رہ سکتے ہیں؟

ایک دن جب میں اس موضوع پر غور کر رہا تھا اور اُس کی تکالیف سے مکمّل طور پر مغلوب ہو رہا تھا، میں نے اُس سے دعا میں پوچھا،''میں ان چیزوں کی روشنی میں آپ کے لیے بابرکت اور مددگار ہوسکتا ہوں؟'' جواب ملا'' کیا آپ میرے ساتھ ایک گھڑی جاگو گے؟'' پیارے قارئین، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ ہمارے نجات دہندہ کے دکھوں پر غور کریں۔ کیا اس زندگی کی چیزیں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے ہمیں ہمارے نجات دہندہ سے دور نہیں کرتی؟ کیا یہ چیزیں ہمارے نجات دہندہ سے زیادہ قیمتی ہیں؟ ہر ایک سیکنڈ کے لیے یہ دنیا اپنی موجودہ حالت میں جاری ہے، مسیح بے شمار اذیت برداشت کر رہا ہے۔ ہر ایک سانس جو ہم لے رہے ہیں لامحدود قیمتی ہے کیونکہ خدا کے بیٹے نے اپنے دکھوں سے اِن کی قیمت چکائی ہے۔اس کا ہمیشہ رحم کرنے

والا دل لوگوں کواپنے آپ بدلنے پر مجبور نہیں کرسکتا، لیکن وہ بڑی آرزو کے ساتھ ہماراانتظار کرتا ہے تا کہ ہم اُس کے پاس آئیں اور ہمیں سکون ملے۔

خدا ہمیں دنیا کے تمام دکھوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہرتا اور نہ ہی ہم خود اس کے لیے پوری دنیا کو بدل سکتے ہیں۔لیکن جب ہم ہر روز مسیح کی خود انکاری پر غور کرتے ہیں تو وہ ہمیں اپنے درد اور خود انکاری کے ذریعے کتنی محبت اور صبر سکھا تا ہے،تب ہی ہم دوسروں کے ساتھ صبر سے پیش آنے اور ان کی غلطیوں اور کمزوریوں کو برداشت کرنے کے لیے تبدیل ہو سکتے ہیں۔

ابدیت کی لامتناہی عمر پچھلے چھ ہزار سالوں میں صلیب کے دکھوں کی پوری لمبائی اور چوڑائی کبھی نہیں بتائے گی۔ یہ جس بے لوثی کا مظاہرہ کرتی ہے اِس سے ہماری خودغرضی کو پوری طرح بے نقاب ہوتی ہے۔صلیب کے بارے میں اس طرح سوچنا یا تو آپ کو عاجز اور نرم بناتا ہے یا خدا کی محبّت کے اتنے گہرے انکشاف کے خلاف لڑنے کے لیے سخت بناتا ہے۔

کیا آپ صلیب کے اس ظہور میں اپنے آپ کو خدا کی محبّت کی طرف متوجہ ہونے کی اجازت دیں گے اور اس بات پر غور کریں گے کہ مسیح دنیا کی بنیاد سے لے کر اب تک اپنی روح میں مارا گیا ہے؟ اگر یہ جسمانی صلیب کا مکاشفہ نہ ہوتا،تو ہم مسیح کے تئیں اپنے حقیقی فطری جذبات کو نہ جان پاتے۔2000 سال قبل مسیح کی موت سے آدم کے دل میں بویا ہوا نفرت کا بیج جو آدم کی سمجھ سے بالکل باہر تھا پوری طرح سے ظاہر ہوا جس کے نتائج پوری انسانیت نے دیکھے۔

جیسا کہ اب ہم صلیب کے بارے میں جانتے ہیں تو اب ہمارا صلیب کے بارے میں کیا ردِعمل ہوگا؟

باب نمبر 4

کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟

مسیح کی زندگی کی کہانی ہر اُس شخص کے سامنے ہے جواب بھی انسانیت میں احساس کو برقرار رکھتا ہے۔خاص طور پر ان بدقسمت روحوں کیلئے جنہوں نے جانوروں یا انسانوں کو مارنے کا طرزِ زندگی اپنایا ہوتا ہے۔اس طرح کے طرزِ زندگی سے اُن کے اندر حساسیت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

جب شاگردوں نے اپنے مسیح کو لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور خدا کی بادشاہی کے بارے میں طاقت اور یقین کے ساتھ بات کرتے ہوئے دیکھا تو وہ اُس کے ساتھ وابستہ ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ یہ ایک الگ کہانی تھی بطور اِسکے کہ اُس نے اپنی صلیب کلوری کے راستہ پر اٹھائی تھی۔صلیب کی تذلیل اور موت ایک ایسی چیز ہے جس سے انسانی فطرت وابستہ ہونا پسند نہیں کرتی۔ یہ پطرس کی زندگی میں اس طرح ظاہر ہوا تھا جیسے نیچے درج ذیل ہے:

اُس وقت سے یِسُوعؔ اپنے شاگِردوں پر ظاہِر کرنے لگا کہ اُسے ضرُور ہے کہ یرُوشلیم کو جائے اور بزُرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہُت دُکھ اُٹھائے اور قتل کِیا جائے اور تیسرے دِن جی اُٹھے۔

اِس پر پطرسؔ اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اَے خُداوند خُدا نہ کرے۔ یہ تُجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔(متّی 16:21-22)

پطرس نہیں چاہتا تھا کہ یسوع صلیب کے بارے میں بات کرے یا حقیقت میں اس عمل سے اکیلا گزرے۔ جب یسوع کو کوڑے مارے جا رہے تھے اور مارا پیٹا جا رہا تھا، پطرس کو اس کے شاگردوں میں سے ایک کے طور پر گھیر لیا جاتا ہے، لیکن اِس سے انکار کر دیتا ہے۔

اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دُوسری نے اُسے دیکھا اور جو وہاں تھے اُن سے کہا یہ بھی یِسُوؔع ناصری کے ساتھ تھا۔اُس نے قَسم کھا کر پِھر اِنکار کِیا کہ مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا۔(متّی26:71-72)

مسیح کی اذیت اور تکالیف کی حقیقت کو قبول کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنے اور دوسروں کی فکر میں اس کے دکھوں کی رفاقت میں آنے کے لیے اپنے آپ کو مکمّل سپرد کرنا ہوتا ہے۔ پولس رسول نے اس حقیقت کو سمجھ لیا جب اس نے کہا:

بلکہ مَیں اپنے خُداوند مسِیح یِسُوؔع کی پہچان کی بڑی خُوبی کے سبب سے سب چِیزوں کو نُقصان سمجھتا ہُوں۔ جِس کی خاطِر مَیں نے سب چِیزوں کا نُقصان اُٹھایا اور اُن کو کُوڑا سمجھتا ہُوں تاکہ مسِیح کو حاصِل کرُوں۔ اور اُس میں پایا جاو?ں۔ نہ اپنی اُس راست بازی کے ساتھ جو شرِیعت کی طرف سے ہے بلکہ اُس راست بازی کے ساتھ جو مسِیح پر اِیمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف سے اِیمان پر مِلتی ہے۔اور مَیں اُس کو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قُدرت کو اور اُس کے ساتھ دُکھوں میں شرِیک ہونے کو معلُوم کرُوں اور اُس کی مَوت سے مُشابہت پَیدا کرُوں۔(فِلِپّیوں3:8-10)

ان دکھوں سے آزادی کی زندگی گزارنے کے لیے، آپ کو یہ دکھانا ہوگا کہ یہ موجود نہیں

ہے اور اگر آپ یہ ظاہر نہیں کر سکتے کہ یہ موجود نہیں ہے تو آپ کو اِسے ختم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اگر آپ بہت سارے جوش وخروش، خوشیوں اور پارٹیوں کے ساتھ ایک "مزے کی زندگی" گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو صلیب کو بھول جانا چاہیے۔ اگر آپ بہت ساری جائیداد کے مالک بننا چاہتے ہیں اور دولت مند بننا چاہتے ہیں، تو آپ کو صلیب کو بھولنے کے طریقے سے کام کرنا ہوگا کیونکہ صلیب ان تمام چیزوں کو بے ہودگی اور باطل کے تناظر میں رکھتی ہے۔

یسوع نے دس کنواریوں کی تمثیل کے ذریعے اپنے لاچار شاگردوں کو ان کے تکلیف دہ تجربے کے لیے تیار کرنے کی کوشش کی۔

اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کُنوارِیوں کی مانِند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دُلہا کے اِستِقبال کو نِکلیں۔ اُن میں پانچ بیوُقُوف اور پانچ عقل مند تھیں۔ جو بیوُقُوف تھیں اُنہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لِیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لِیا۔ مگر عقل مندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کُپّیوں میں تیل بھی لے لِیا۔ اور جب دُلہا نے دیر لگائی تو سب اُونگھنے لگِیں اور سوگئِیں۔ (متّی 25:1-5)

اس کے تھوڑی دیر بعد، یسوع اور اس کے شاگردوں نے جمعرات کی شام کو فسح منائی اور پھر گتسمنی کے باغ میں جا کر دعا کی۔ مسیح کے گرد ماحول بہت بھاری تھا۔ شاگرد دیکھ سکتے تھے کہ وہ بہت بوجھل تھا۔ وہ پطرس، یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ ایک زیادہ ویران جگہ پر دعا کرنے کے لیے لے گیا۔

اور پطرؔس اور زؔبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نَوبت پُہنچ گئی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا

کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تَو بھی نہ جَیسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جَیسا تُو چاہتا ہے وَیسا ہی ہو۔ (متّی 26:37-39)

اگرچہ شاگردوں نے دیکھا کہ یسوع بہت پریشان تھا، وہ پھر بھی اونگھ گئے اور سو گئے! کچھ دیر اذیت میں دعا کرنے کے بعد یسوع اپنے سوئے ہوئے شاگردوں کو بیدار کرنے کے لیے ان کے پاس آئے:

پِھر شاگِردوں کے پاس آ کر اُن کو سوتے پایا اور پطرسؔ سے کہا کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ جاگو اور دُعا کرو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعِد ہے مگر جِسم کمزور ہے۔ (متّی 26:40-41)

خود اعتماد پطرس نے پہلے اشارہ کیا تھا کہ وہ یسوع کے لیے مرنے کو تیار ہے، لیکن جب یسوع بڑی تکلیف کے بوجھ تلے مر رہا تھا تو پطرس سو گیا۔ وہ ایسا کیوں کرے گا؟

انسانی فطرت کے طور پر اپنی خود غرضانہ خواہش کو زندہ رکھنے کے لیے اُسے مسیح کے دکھوں پر ضرور سونا چاہیے۔ اگر ہم مسیح کے دکھوں کے لیے جاگتے ہیں اور ہم اُس کے دکھوں کو محسوس کرتے ہیں تو ہمیں اس دنیا کی چیزوں کے لیے اپنی خواہشات اور خواہشات کو ترک کر دینا چاہیے۔

ہر روز ہمیں یسوع کی قربانی پر غور کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے تاکہ ہمیں اپنی خود غرضی سے باہر نکالا جا سکے۔ پرانے عہد نامے کی خدمات میں صبح اور شام کی قربانی تھی۔ صبح کی قربانی صبح نو بجے اور شام کی قربانی سہ پہر تین بجے کے قریب ہوتی تھی۔ یہ اوقات ہمیں مسیح کے دکھوں کے

بارے میں سوچنے کا موقع فراہم کرتے ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اُس کے فضل اور ہمت سے ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اُسے تکلیف پہنچے۔

ہم جلد ہی قربانیوں کے بارے میں مزید بات کریں گے، لیکن پہلے ہم دیکھیں گے کہ مسیح کے شاگرد دن کے مخصوص اوقات میں دعا کرنے کے لیے اکٹھّے ہوتے رہے۔ وہ اِس لئے ان اوقات پر دعا کرتے تھے کیونکہ اُنہوں نے دانی ایل نبی کے صحیفے کو محسوس کیا (دانی ایل 9:27) جس میں دانی ایل نبی یہ کہہ رہے ہیں کہ خدا قربانی اور نذر کو موقوف کر دے گا۔

پطرؔس اور یُوحنّا دُعا کے وقت یعنی تیسرے پَہر ہَیکل کو جا رہے تھے۔ (اَعمال 3:1)

دعا کا وقت شام کی قربانی کے ارد گرد کا وقت تھا، لیکن شاگرد صرف دعا کرنے اور مسیح کے دکھوں پر غور کرنے اور صرف اس کے لیے زندہ رہنے کے لیے فضل کی دعا کرنے کے لیے گئے تھے۔

اگر آپ یسوع مسیح کے شاگرد ہیں، تو میں آپ کو دن میں دو بار دعا میں ٹھہرنے کی دعوت دیتا ہوں اور کچھ وقت ان بے پناہ دکھوں کے بارے میں سوچنے کے لیے وقف کرتا ہوں جس سے ہمارا باپ اور نجات دہندہ دنیا بھر میں اپنے تمام بچوں کی اذیت کو برداشت کرنے میں گزار رہے ہیں۔ یسوع آج ہم سے پوچھتا ہے" کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ جاگ سکتے ہو؟"

باب نمبر 5

قُربانی اور نذر کو تُو پسند نہیں کرتا

صلیب کی حقیقت کو غلط سمجھنے کی ایک بنیادی وجہ قربانی کا نظام ہے جسے خدا نے پرانے عہدنامہ میں قائم کیا تھا۔

پس اِسرائیلیوں کی ساری جماعت سے یہ کہہ دو کہ اِسی مہینے کے دسویں دِن ہر شخص اپنے آبائی خاندان کے مُطابق گھر پیچھے ایک برّہ لے۔ اور اگر کِسی کے گھرانے میں برّہ کو کھانے کے لِئے آدمی کم ہوں تو وہ اور اُس کا ہمسایہ جو اُس کے گھر کے برابر رہتا ہو دونوں مِل کر نفری کے شُمار کے مُوافِق ایک برّہ لے رکھّیں۔ تُم ہر ایک آدمی کے کھانے کی مقدار کے مُطابِق برّہ کا حساب لگانا۔ تُمہارا برّہ بے عَیب اور یکسالہ نر ہو اور اَیسا بچّہ یا تو بھیڑوں میں سے چُن کر لینا یا بکرِیوں میں سے۔ اور تُم اُسے اِس مہینے کی چودھوِیں تک رکھ چھوڑنا اور اِسرائیلیوں کے قبِیلوں کی ساری جماعت شام کو اُسے ذبح کرے۔ اور تھوڑا سا خُون لے کر جِن گھروں میں وہ اُسے کھائیں اُن کے دروازوں کے دونوں بازُووں اور اُوپر کی چوکھٹ پر لگا دیں۔ (خرُوج 12:3-7)

اور تُو مِٹّی کی ایک قُربان گاہ میرے لِئے بنایا کرنا اور اُس پر اپنی بھیڑ بکرِیوں اور گائے بَیلوں کی سوختنی قُربانِیاں اور سلامتی کی قُربانِیاں چڑھانا اور جہاں جہاں مَیں اپنے نام کی یادگاری کرواؤں گا وہاں مَیں تیرے پاس آ کر تُجھے برکت دُوں گا۔ (خروج 20:24)

ان عبارتوں سے جو تاثر ملتا ہے وہ یہ ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی قربانی کے لیے جانوروں کو ماریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو وہ اُنہیں برکت دے گا۔ جب یوحنا بپتسمہ دینے والا مسیح کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ اسے خدا کے برّہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔

دُوسرے دِن اُس نے یسُوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔(یُوحنّا 1:29)

اگر یسوع خُدا کا برّہ ہے جسے قربان کیا گیا تھا، تو بہت سے لوگ جو منطقی نتیجہ نکالتے ہیں وہ یہ ہے کہ خُدا چاہتا تھا کہ اُس کا بیٹا ہمارے گناہوں کی ادائیگی کے لیے مارا جائے۔ اس تمثیل کے اندر، بنی نوع انسان خدا کے بیٹے کو قتل نہیں کر رہی ہے بلکہ یہ خدا چاہتا تھا۔

لیکن خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے۔ اُس نے اُسے غمگِین کِیا۔ جب اُس کی جان گُناہ کی قُربانی کے لِئے گُذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عُمر دراز ہوگی اور خُداوند کی مرضی اُسکے ہاتھ کے وسِیلہ سے پُوری ہوگی۔(یسعیاہ 53:10)

اگر خُداوند نے اپنے بیٹے کو قربانی میں صلیب پر کچلنا پسند کیا، تو بہت سے لوگوں کو یہ تاثر ملتا ہے کہ خُدا کو ہمارے گناہ کے خلاف اپنے غضب کو پورا کرنے کے لیے اِس قربانی کی ضرورت تھی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ خدا کو اپنی راستبازی مطمئن کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ دکھانے کے لیے کہ ہمارے گناہ کتنے برے ہیں اسلیئے یسوع کو باپ کی راستبازی کو پورا کرنے کے لیے ہماری جگہ موت کو قبول کرنا پڑا۔ ایک بہت مشہور مسیحی گیت اس خیال کو اس طرح پیش کرتا ہے:

اس صلیب پر جب یسوع مر گیا تھا۔
خدا کا غضب مطمئن تھا۔

صلیب کا یہ خیال چیزوں کو مکمّل طور پر گھما دیتا ہے۔ یہ خدا کو ایک ایسے شخص کے طور پر پیش کرتا ہے جو موت کا مطالبہ کرتا ہے اور یہ ہم سے ہماری فطرت کی حقیقت کو چھپاتا ہے جیسا کہ ہم نے

دوسرے باب میں پڑھا۔ اگر خُدا نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے اپنے بیٹے کی موت کا تقاضا کیا، تو اُس کے تئیں ہماری فطری نفرت دُھندلی ہے۔ سب سے پہلے اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ یہ وہی یہودی اور رومی تھے جنہوں نے اسے قتل کیا۔ دوسرے نمبر پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ صرف وہی کر رہے تھے جو قربانی کے مکمّل ہونے کے لیے خدا چاہتا تھا۔ اسطرح کی سوچ مندرجہ ذیل جیسے خیالات پیدا کرتی ہے۔

ماہرین کے مطابق جنہوں نے یہوداہ اسکریوتی کی گمشدہ انجیل کو دریافت کیا، ترجمہ کیا اوراس کی توثیق کی، اُن کا کہنا ہے کہ یسوع نے اپنے قریبی دوست یہوداہ اسکریوٹی سے کہا کہ وہ اسے رومیوں کے حوالے کردے کیونکہ وہ اپنے زمینی جسم کی قید سے بچنا چاہتا تھا۔ 26 صفحہ- پیپارس کی 13 شیٹ جس میں آگے اور پیچھے دونوں طرف لکھا گیا ہے۔ اور یہوداہ اسکریوتی کو ایک ہیرو کے طور پر دکھایا گیا ہے نہ کہ ایک غدار کے طور پر۔

اس دستاویز کے وجود کا انکشاف کل واشنگٹن میں نیشنل جیوگرافک سوسائٹی کی جانب سے منعقدہ ایک نیوز کانفرنس میں کیا گیا تھا، جو کہ واحد پہنچانی جانے والی کاپی کو بچانے کی بین الاقوامی کوششوں کا حصہ تھا۔ یہ مصری مقبرے میں چونے کے پتھر کے خانے سے نیویارک کے ہکس وِل میں حفاظتی ڈپازٹ باکس تک کے ایک عجیب سفر میں بری طرح خراب ہوگیا تھا۔
"یہوداہ کی انجیل یہوداہ کی غداری کے عمل کو ایک فرمانبرداری کے عمل میں بدل دیتی ہے"۔

پروفیسر کریگ ایونز" جنہوں نے اکیڈیا ڈیوینیٹی کالج، وولف ویل، این ایس سے نیوٹیسٹامنٹ اسٹڈی کیا"

انہوں نے ہی اس دستاویز کی تشریح کی ہے۔ ان کا کہنا ہے:

ہم میں سے جو لوگ بائبل کو خدا کا کلام مانتے ہیں ان کے لیے ایسا خیال کرنا بھی حقیقت

سے بہت دور ہے۔ پھر بھی ہمارے سوالات باقی ہیں۔ کیا خدا کو ان قربانیوں کی ضرورت تھی؟ کیا اس کا انصاف اس کا تقاضا کرتا ہے؟

قُربانی اور نذر کو تُو پسند نہیں کرتا۔ تُو نے میرے کان کھول دِیئے ہیں۔ سوختنی قُربانی اور خطا کی قُربانی تُو نے طلب نہیں کی۔ (زبور 40:6)

بائبل واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ خدا قربانیاں نہیں چاہتا تھا۔ یہ واضح طور پر یہ بھی کہتی ہے کہ اسے سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ہم پڑھتے ہیں:

کیونکہ جِس وقت مَیں تُمہارے باپ دادا کو مُلکِ مِصرؔ سے نِکال لایا اُن کو سوختنی قُربانی اور ذبِیحہ کی بابت کُچھ نہیں کہا اور حُکم نہیں دِیا۔ بلکہ مَیں نے اُن کو یہ حُکم دِیا اور فرمایا کہ میری آواز کے شِنوا ہو اور مَیں تُمہارا خُدا ہُوں گا اور تُم میرے لوگ ہو گے اور جِس راہ کی مَیں تُم کو ہدایت کرُوں اُس پر چلو تا کہ تُمہارا بھلا ہو۔ (یرمیاہ 7:22-23)

خُدا کیسے کہہ سکتا ہے کہ اُس نے بنی اسرائیل کو نذرانوں اور قربانیاں پیش کرنے کا حکم نہیں دیا تھا جب کہ ظاہر ہے کہ اُس نے اُنہیں فسح کا حکم دیا تھا اور قربانی کا نظام قائم کیا تھا؟ کیا یہاں بائبل اپنے آپ سے متصادم ہے؟

کل اِسی وقت مَیں ایک شخص کو بنیمین کے مُلک سے تیرے پاس بھیجُوں گا۔ تُو اُسے مَسح کرنا تا کہ وہ میری قَوم اِسرائیل کا پیشوا ہو اور وہ میرے لوگوں کو فِلستیوں کے ہاتھ سے بچائے گا کیونکہ مَیں نے اپنے لوگوں پر نظر کی ہے۔ اِس لِئے کہ اُن کی فریاد میرے پاس پہنچی ہے۔ سو جب

سموئیل ساؤل سے دوچار ہُوا تو خُداوند نے اُس سے کہا دیکھ یہی وہ شخص ہے جس کا ذِکر مَیں نے تُجھ سے کِیا تھا۔یہی میرے لوگوں پر حُکُومت کرے گا۔(1-سموئیل17-9:16)

اس کہانی میں، خدا اپنے نبی سموئیل کو حکم دے رہا ہے کہ وہ ایک آدمی کو اسرائیل کے لوگوں پر بادشاہ بنانے کے لیے مسح کرے۔فوری سیاق وسباق میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ہی ہے جو ان چیزوں کا حکم دے رہا ہے۔وسیع تر سیاق وسباق یہ ہے کہ اسرائیل ایک بادشاہ چاہتا تھا اور خدا نے ان کی درخواست کو پورا کیا۔

لیکن جب اُنہوں نے کہا کہ ہم کو کوئی بادشاہ دے جو ہماری عدالت کرے تو یہ بات سموئیل کو بُری لگی اور سموئیل نے خُداوند سے دُعا کی۔اور خُداوند نے سموئیل سے کہا کہ جو کُچھ یہ لوگ تُجھ سے کہتے ہیں تُو اُس کو مان کیونکہ اُنہوں نے تیری نہیں بلکہ میری حقارت کی ہے کہ مَیں اُن کا بادشاہ نہ رہُوں۔جَیسے کام وہ اُس دِن سے جب سے مَیں اُن کو مِصرؔ سے نِکال لایا آج تک کرتے آئے ہیں کہ مُجھے ترک کر کے اَور معبُودوں کی پرستِش کرتے رہے ہیں وَیسا ہی وہ تُجھ سے کرتے ہیں۔(1-سموئیل8-8:6)

بائبل تصدیق کرتی ہے کہ خُدا اسرائیل کو بادشاہ نہیں دینا چاہتا تھا بلکہ اُنہیں ایک بادشاہ رکھنے کی اجازت دیتا تھا۔

اَے اِسرائیل یہی تیری ہلاکت ہے کہ تُو میرا یعنی اپنے مددگار کا مُخالِف بنا۔اب تیرا بادشاہ کہاں ہے کہ تُجھے تیرے سب شہروں میں بچائے؟ اور تیرے قاضی کہاں ہیں جن کی بابت تُو کہتا تھا کہ مُجھے بادشاہ اور اُمرا عِنایت کر؟ مَیں نے اپنے قہر میں تُجھے بادشاہ دِیا اور غضب سے

اُسے اُٹھا لیا۔(ہوسیع 11-13:9)

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے اپنے غضب میں اسرائیل کو ایک بادشاہ دیا؟ خدا کا غضب یہ ہے کہ انسان کو وہ غلط چیزیں ملنے دے جن کی انسان خواہش کرتا ہے۔

بائبل کئی جگہوں پر ظاہر کرتی ہے کہ خدا انسان کو ان چیزوں کا حکم دیتا ہے جو انسان چاہتا ہے۔ایک اور مثال پر غور کریں۔

اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو آدمیوں کو بھیج کہ وہ مُلکِ کنعان کا جو مَیں بنی اِسرائیل کو دیتا ہُوں حال دریافت کریں۔اُن کے باپ دادا کے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بھیجنا جو اُن کے ہاں کا رئیس ہو۔(گِنتی 2-13:1)

اس متن کو فوری سیاق وسباق میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اسرائیل سے سرزمین کنعان کی جاسوسی کرنا چاہی۔لیکن جب ہم ایک وسیع تناظر میں پڑھتے ہیں تو ہمیں کچھ مختلف نظر آتا ہے۔

تب تُم سب میرے پاس آ کر مُجھ سے کہنے لگے کہ ہم اپنے جانے سے پہلے وہاں آدمی بھیجیں جو جا کر ہماری خاطِر اُس مُلک کا حال دریافت کریں اور آ کر ہم کو بتائیں کہ ہم کو کِس راہ سے وہاں جانا ہوگا اور کَون کَون سے شہر ہمارے راستہ میں پڑیں گے۔(اِستِثنا 1:22)

یہ اسرائیل تھا جو زمین کی جاسوسی کرنا چاہتا تھا، لہذا خدا نے انہیں حکم دیا کہ وہ جو چاہیں

کریں۔خدا ایسا کیوں کرتا ہے؟

اور بیچ میں شرِیعت آمَوجُود ہُوئی تا کہ گُناہ زِیادہ ہو جائے مگر جہاں گُناہ زِیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زِیادہ ہُوا۔(رُومیوں 5:20)

جب کسی شخص کے دل میں گناہ ہوتا ہے تو خدا کا پہلا کام اُس شخص کو اُس کا گناہ دکھانا ہوتا ہے۔انسانی دل اپنے آپ کو دھوکہ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ اپنے گناہوں سے اندھا ہوتا ہے۔ جب ہم خُدا کی خواہشات سے باہر ہوتے ہیں،تو وہ اُن چیزوں کا حکم دے گا جو ہم چاہتے ہیں تا کہ اُن میں اضافہ ہو اور ہم یہ دیکھنا شروع کر دیں کہ وہ چیزیں غلط کیوں ہیں۔لیکن وہ یہ کام اس شخص کے لیے بغیر مناسب نہیں کرتا ہے تا کہ وہ یہ جان سکے کہ یہ چیزیں غلط ہیں۔
حکموں کی تشریح لوگوں کے ذریعہ کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا یہ چاہتا ہے کیونکہ لوگ اپنے گناہ کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہیں۔وہ اس پر یقین کرتے ہیں کیونکہ پھر یہ خدا کو ان کے جیسا دکھاتا ہے اور اس طرح سے وہ اپنے آپ کو اپنے گناہ میں صحیح سمجھتے ہیں۔

ہم نے باب دو میں دریافت کیا کہ موت کا بیج آدم کے دل میں تھا۔اُس نے خُدا کے بیٹے پر اُن اعمال کی ذمہ داری عائد کی جو اُس کے خیال میں موت کی سزا تھی اور اُس کو یہ خدشہ تھا کہ خُدا اُس کو بھی سزائے موت دے گا۔موت سے بچنے کے لیے اس نے الزام اپنی بیوی پر ڈال دیا۔وہ چاہتا تھا کہ اُس کی بیوی اُسکی جگہ مرے۔آدم نے سوچا کہ خدا کا انصاف موت کا تقاضا کرتا ہے۔اِس وجہ سے اُس نے یہ سوچا کہ الزام کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور کوئی دوسرا اُس کے کیئے کا قرض ادا کر سکتا ہے۔آدم کو دیکھنے کے لیے کہ اس کے دل میں کیا ہے،خدا نے قربانی کے نظام کا حکم دیا۔قربانی کا نظام اس بات کی عکاسی ہے کہ انسان کیا سوچ رہا ہے، نہ کہ خدا کیا سوچ رہا

ہے۔قربانی کا نظام انسان کے ذہن کا آئینہ ہے۔اس تناظر میں آپ قربانیوں کے بارے میں بائبل کے نصوص کو ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔

سموئیل نے کہا کیا خُداوند سوختنی قُربانیوں اور ذبیحوں سے اِتنا ہی خُوش ہوتا ہے جِتنا اِس بات سے کہ خُداوند کا حُکم مانا جائے؟ دیکھ فرمانبرداری قُربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔(1-سموئیل15:22)

خدا صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اس پر بھروسہ کریں اور اس کی تابعداری کریں۔ وہ انسانوں کو قربانیاں دینے کی خواہش نہیں رکھتا تھا،لیکن اسے یہ حکم دینا تھا تا کہ جو انسان کے دل میں ہے اُس سے اُس کی گنہگاری ظاہر کرے۔لیکن خدا نے یہ تمام تفصیلی ہدایات موسیٰ کو قربانی کے نظام کے بارے میں کیوں دی؟

اور تُم میرے لِئے کاہنوں کی ایک مُملکت اور ایک مُقدّس قَوم ہوگے۔ اِن ہی باتوں کو تُو بنی اِسرائیل کو سُنا دینا۔تب مُوسیٰ نے آ کر اور اُن لوگوں کے بزُرگوں کو بُلا کر اُن کے رُوبرُو وہ سب باتیں جو خُداوند نے اُسے فرمائی تھیں بیان کِیں۔اور سب لوگوں نے مِل کر جواب دِیا کہ جو کُچھ خُداوند نے فرمایا ہے وہ سب ہم کریں گے اور مُوسیٰ نے لوگوں کا جواب خُداوند کو جا کر سُنایا۔(خرُوج19:6-8)

جب خُداوند اسرائیل کے پاس آیا تو اُس نے چاہا کہ وہ سب کاہن بنیں اور اُن کو عہد کے تمام وعدے دینے کے لیے اس کے فضل پر بھروسہ کریں۔لیکن اسرائیل نے خُدا کو بتایا کہ اُس نے اُن سے ہر وہ چیز دینے کا وعدہ کیا جو اُنہوں نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُس کے وعدے کے بغیر پورا کریں گے۔خدا کو بتاتے ہوئے کہ وہ وہی کریں گے جس کا خدا نے ان سے وعدہ کیا تھا، وہ دراصل خدا کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔

کیونکہ جِس وقت مَیں تُمہارے باپ دادا کو مُلکِ مِصرؔ سے نِکال لایا اُن کو سوختنی قُربانی اور ذبیحہ کی بابت کُچھ نہیں کہا اور حُکم نہیں دِیا۔ بلکہ مَیں نے اُن کو یہ حُکم دِیا اور فرمایا کہ میری آواز کے شِنوا ہو اور مَیں تُمہارا خُدا ہُوں گا اور تُم میرے لوگ ہو گے اور جس راہ کی مَیں تُم کو ہدایت کرُوں اُس پر چلو تا کہ تُمہارا بھلا ہو۔ لیکن اُنہوں نے نہ سُنا نہ کان لگایا بلکہ اپنی مصلحتوں اور اپنے بُرے دِل کی سختی پر چلے اور برگشتہ ہُوئے اور آگے نہ بڑھے۔ جب سے تُمہارے باپ دادا مُلکِ مِصرؔ سے نِکل آئے اب تک مَیں نے تُمہارے پاس اپنے سب خادِموں یعنی نبیوں کو بھیجا۔ مَیں نے اُن کو ہمیشہ بروقت بھیجا۔ لیکن اُنہوں نے میری نہ سُنی اور کان نہ لگایا بلکہ اپنی گردن سخت کی۔ اُنہوں نے اپنے باپ دادا سے بڑھ کر بُرائی کی۔ (یرمیاہ 7:22-26)

خُدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ جس دن سے وہ مصر سے نکلے تھے اُس دن سے اُنہوں نے بغاوت کی جو خُدا اُن کے لیے چاہتا تھا۔ جس رات اُنہوں نے فسح کا برّہ کھایا، اُنہوں نے مسیح کے بارے میں اپنے انکار کا انکشاف کیا کیونکہ وہ اُسے رد کر رہے تھے۔ وہ واقعات جو تقریباً 1500 سال بعد مسیح کے رد کیئے میں پیش آئے وہ صرف اس بات کی دوہرئی تھی جو اسرائیل نے فسح کی رات کو کیا تھا۔ وہ اپنے بُرے دلوں کے مشورے پر چلتے تھے۔ خُدا اُنہیں دکھا رہا تھا کہ وہ فسح کے برّے کے بارے میں دی گئی ہدایات میں کیا کر رہے تھے۔ یہ اُن کی گناہگاری کا انکشاف تھا۔ درحقیقت، فسح کے برّے کا ذبح کرنا اُن کے خُدا کی اُس مہربان پیشکش کو مسترد کرنے کا انکشاف تھا جب موسیٰ اُن کے پاس پہلی بار مصر میں آیا تھا۔

سو تُو بنی اِسرائیل سے کہہ کہ مَیں خُداوند ہُوں اور مَیں تُم کو مِصریوں کے بوجھوں کے نیچے سے نِکال لُوں گا۔ اور مَیں تُم کو اُن کی غُلامی سے آزاد کرُوں گا اور مَیں اپنا ہاتھ بڑھا کر اور اُن کو بڑی بڑی سزائیں دے کر تُم کو رہائی دُوں گا۔ اور مَیں تُم کو لے لُوں گا کہ میری قوم بن جاؤ اور

مَیں تمہارا خُدا ہُوں گا اور تُم جان لوگے کہ مَیں خُداوند تمہارا خُدا ہُوں جو تُم کو مِصریوں کے بوجھوں کے نِیچے سے نِکالتا ہُوں۔ اور جِس مُلک کو ابرہاؔم اور اِضحاؔق اور یعقُوبؔ کو دینے کی قَسم مَیں نے کھائی تھی اُس میں تُم کو پُہنچا کر اُسے تُمہاری مِیراث کر دُوں گا۔ خُداوند مَیں ہُوں۔ اور مُوسیٰؔ نے بنی اِسرائیل کو یہ باتیں سُنا دِیں پر اُنہوں نے دِل کی کُڑھن اور غُلامی کی سختی کے سبب سے مُوسیٰؔ کی بات نہ سُنی۔ (خرُوج 6:6-9)

بنی اسرائیل نے اپنی بت پرستی اور ارتداد سے توبہ کرنے کی بجائے اپنے مصری جبر کا الزام خدا پر لگایا۔ وہ وعدہ کی سرزمین کی ایسی محبّت بھری اور مہربان پیشکش کو کیوں ٹھکرا دیں گے جب تک کہ ان کے دلوں میں اپنے حالات کے لیے خدا کی طرف غصہ اور الزام نہ ہو؟ یہ فسح کے برّے کے بیج ہیں۔ وہ خُدا کے بیٹے کو قتل کر دیتے اگر وہ اُن کے پاس بذاتِ خود اُس طرح آتا جیسا کہ 1500 سال بعد آیا تھا۔

ان سب باتوں کے باوجود، خُدا اُن کو یہ سکھانے کے قابل تھا کہ وہ اُن کے اعتقاد میں اُن کی حفاظت کرے گا جو دروازے کی چوکھٹ پر چھڑکے گئے مقتول میمنے کے خون میں ہے۔ خُداوند نے اُنہیں کفارہ کے ان کے جھوٹے خیالات کے ذریعے اپنی رحمت اور فضل کے بارے میں سکھانا شروع کیا۔

حکموں کا دوسرا مجموعہ ایک آدمی کے ہاتھوں سے بنایا گیا تھا اور خدا نے ان پر لکھا تھا۔ یہ خدا کے کام اور انسان کے کام کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے۔

کوہِ سینا پر دس احکام دیئے جانے کے چند ہفتوں کے اندر ہی انہوں نے سنہری بچھڑے کے گرد ناچ کر تابعداری کا وعدہ توڑ دیا تھا۔ غصے میں موسیٰ نے ان دو لوحوں کو توڑ دیا جو خدا نے

کاٹ کردی تھیں اور جن پر اس نے دس احکام کا لکھے تھے۔

پھر خُداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا پہلی لَوحوں کی مانِند پتّھر کی دو لَوحیں اپنے لِئے تراش لینا اور مَیں اُن لَوحوں پر وُہی باتیں لِکھ دُوں گا جو پہلی لَوحوں پر جِن کو تُو نے توڑ ڈالا مرقُوم تھیں۔(خرُوج1 :34)

حکموں کا دوسرا مجموعہ ایک آدمی کے ہاتھوں سے بنایا گیا تھا اور خدا نے ان پر لکھا تھا۔ یہ خدا کے کام اور انسان کے کام کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے۔ لوگوں نے خدا کی مہربان پیشکش کو ٹھکرا دیا جس کے بدلے ان کو سب کچھ ملنا تھا۔ وہ اپنے تقویٰ اور نیکی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایسا کرنا چاہتے تھے۔ اِس لیے خُدا نے اُن کو اُن باتوں کا حکم دیا جو اُن کے دلوں میں تھیں تا کہ گناہ زیادہ ہو جائیں۔ ان کے دل قربانیوں اور نذرانوں سے بھرے ہوئے تھے۔ کیا یہ انہوں نے سنہری بچھڑے کے گرد نہیں کیا تھا؟ لہٰذا خُدا نے اُنہیں احکام دیئے کہ وہ اُن کے جسمانی دماغ کی وسعت کو ظاہر کرے۔

سو مَیں نے اُن کو بُرے آئین اور اَیسے احکام دِئے جِن سے وہ زِندہ نہ رہیں۔(حزقی ایل25 :20)

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو ایسی چیزیں دے جس سے وہ زندہ نہیں رہ سکتے؟ وہ انہیں وہ چیزیں دیتا ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ قربانیاں دے کر خدا کو راضی کرنے کے لیے انسانی ذہن کس حد تک جائے گا؟

تب بادشاہ اور سب لوگوں نے خُداوند کے آگے ذبیحے ذبح کِئے۔ اور سُلیماؔن بادشاہ نے بائیس ہزار بَیلوں اور ایک لاکھ بِیس ہزار بھیڑ بکریوں کی قُربانی چڑھائی۔ یُوں بادشاہ اور سب

لوگوں نے خُدا کے گھر کو مخصوص کِیا۔(2-تواریخ5-7:4)

خدا کو ان سب چیزوں کی ضرورت کہاں تھی؟ بائبل کہتی ہے کہ خدا قربانی اور نذر نہیں چاہتا تھا۔شروع میں اس نے آدم کو سال میں زیادہ سے زیادہ ایک بار حکم دیا کہ وہ اسے دکھانے کے لیے ایک برّہ پیش کرے جو اس کے دل میں ہے۔

چند روز کے بعد یُوں ہُوا کہ قائن اپنے کھیت کے پَھل کا ہدیہ خُداوند کے واسطے لایا۔ اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکرِیوں کے کُچھ پہلوٹھے بچّوں کا اور کُچھ اُن کی چربی کا ہدیہ لایا اور خُداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظُور کِیا۔ (پَیدائش4-4:3)

اُوپر دی گئیں آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ جب فصل کی کٹائی کا وقت ہوتا تھا تب وہ آتے اور اپنی قربانیاں گزرانتے تھے۔

چند روز کے بعد یُوں ہُوا کہ قائن اپنے کھیت کے پَھل کا ہدیہ خُداوند کے واسطے لایا۔(پَیدائش4:3)

لفظی طور پر "دن کے آخر میں" یا "سال کے آخر میں" کا مطلب جب فصل کی کٹائی ہوتی ہے۔

اس حوالے پر جان ویزلی کی تفسیر پر غور کرتے ہیں:

وقت کے عمل میں — دنوں کے اختتام پر یا سال کے آخر میں یا عید کے اجتماع کی دعوت میں یا ہفتے کے دنوں کے اختتام پر ساتویں دن؛ کچھ مقررہ وقت پر قائن اور ہابل آدم کے

پاس خاندان کے قاہن کے طور پر خدا کے لیے نذرانے لاتے تھے۔اسلیئے ہمارے پاس یہ سوچنے کی وجہ ہے کہ ان کے ارتداد کے باوجود خدا کے فضل کی علامت کے طور پر آدم کو الٰہی تقرری دی گئی تھی۔"جان ویزلی کی پیدائش 4:3 پر یہ تفسیر ہے"۔

اسی عبرانی لفظ کا دوسری جگہوں پر "سال کے آخر میں" ترجمہ کیا گیا ہے۔

پس تُو اِس رسم کو اِسی وقتِ مُعیّن میں سال بسال مانا کرنا۔(خرُوج 13:10)

اور اُس کی ماں اُس کے لِئے ایک چھوٹا سا جُبّہ بنا کر سال بسال لاتی جب وہ اپنے خاوند کے ساتھ سالانہ قُربانی چڑھانے آتی تھی۔(1-سموئیل 2:19)

فی خاندان ایک سال میں ایک جانور 120,000 میمنوں اور 22,000 بیلوں میں کیسے بدل جاتا ہے جو ایک بادشاہ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے؟ مرد اپنے تصور کردہ خدا کو خوش کرنے کے لیے اپنے بچوں تک کو قربان کرنے کے لیے تیار تھے۔کلام پاک کیا کہتا ہے؟

کیا خُداوند ہزاروں مینڈھوں سے یا تیل کی دس ہزار نہروں سے خُوش ہوگا؟ کیا مَیں اپنے پہلوٹھے کو اپنے گُناہ کے عِوض میں اور اپنی اَولاد کو اپنی جان کی خطا کے بدلہ میں دے دُوں؟ اَے اِنسان اُس نے تُجھ پر نیکی ظاہر کر دی ہے۔خُداوند تُجھ سے اِس کے سِوا کیا چاہتا ہے کہ تُو اِنصاف کرے اور رحم دِلی کو عزِیز رکھّے اور اپنے خُدا کے حضُور فروتنی سے چلے؟ (مِیکاہ 6:7-8)

خُدا چاہتا تھا کہ لوگ اُس پر بھروسہ کریں اور اُس کی فرمانبرداری کے لیے فضل حاصل کریں۔وہ قربانیوں سے مطمئن ہونا نہیں چاہتا تھا۔اس کے جواب میں جو حوالہ ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے:

اور تقرِیباً سب چِیزیں شرِیعت کے مُطابِق خُون سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر خُون بہائے مُعافی نہیں ہوتی۔(عِبرانیوں 9:22)

شریعت کیوں سکھاتی ہے کہ خون بہائے بغیر کوئی معافی یا نجات نہیں؟ اس لیے کہ شریعت انسانی دل کی باتوں کو دکھانے کا آئینہ ہے۔

کیونکہ شرِیعت کے اَعمال سے کوئی بشر اُس کے حضُور راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ اِس لِئے کہ شرِیعت کے وسِیلہ سے تو گُناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے۔(رُومِیوں 3:20)

شریعت کی قربانیاں دینے کے اعمال سے آدمیوں کو انصاف نہیں ملتا بلکہ یہ دیکھنے سے ہوتا ہے کہ قربانی دینا ہماری فطرت میں ہے اور بعد میں گناہ سے توبہ کرنا ہے۔ شریعت بیج کو واضح کرتی ہے تا کہ ہم اعتراف کرسکیں۔ یہ خدا کا مطالبہ نہیں ہے کہ "خون بہائے بغیر" معافی نہیں ہوسکتی ہے، بلکہ یہ انسان ہے جو اِس پر یقین رکھتا ہے اور کیونکہ وہ یہ یقین نہیں کرتا کہ خدا اسے بغیر قربانی کے معاف کردے گا۔ جن کے کان ہیں وہ سُنے اور سمجھیں۔

لہٰذا قربانیوں سے متعلّق قانون ہمیں انسان کے گنہگار دل کا علم دے رہا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ کلام پاک کیا کہتا ہے:

کیونکہ جِس وقت مَیں تُمہارے باپ دادا کو مُلکِ مِصرؔ سے نِکال لایا اُن کو سوختنی قُربانی اور ذبِیحہ کی بابت کُچھ نہیں کہا اور حُکم نہیں دِیا۔(یرمِیاہ 7:22)

اس بیان کو تورات میں لکھی ہوئی ہر چیز کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا واحد ممکنہ طریقہ یہ ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ تورات انسان کے اطمینان پر مبنی ذہن کا آئینہ ہے اور اسے اس کے اندر کے گناہ کو ظاہر کرنے میں مدد کرتی ہے۔

انسان کی بدحال فطرت کے باوجود کہ وہ خُدا کو راضی کرنے کے لیے کسی چیز کو قربان کرنے اور قتل کرنے کی خواہش رکھتا ہے، پھر بھی اس بدحالی کے ذریعے خُدا انسان کو معاف

کرنے کے لیے اپنی رضامندی کے بارے میں سکھانے اور اُن کو مسیح جو آنے والا برّہ تھا کے کردار کو اُن پر ظاہر کرنے کے قابل تھا۔ اس کردار کا نزول انسانوں کے دلوں کو خدا کی طرف لوٹا دے گا۔ کیونکہ یہ خُدا کا کردار ہے جو مسیح میں ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں کے دلوں کو خُدا کی طرف موڑتا ہے اور اُنہیں ایک کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح اپنی موت سے ایک رات پہلے کہہ سکتا تھا:

اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوعؔ مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔ جو کام تُو نے مُجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے مَیں نے زمِین پر تیرا جلال ظاہِر کِیا۔ (یُوحنّا 17:3-4)

اگر مسیح نے وہ کام ختم کر دیا جو اُس کے باپ نے اُسے مرنے سے ایک رات پہلے کرنے کے لیے دیا تھا تو خُدا کو اپنے بیٹے کے مرنے کی ضرورت نہیں تھی، اُسے صرف ہمیں اپنا پیار بھرا مہربان کردار دکھانے کی ضرورت تھی۔ انسان کو مرنے کے لیے مسیح کی ضرورت تھی کیونکہ ہمارے لیے ہماری فطری حالت میں سزا کے بغیر معافی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے خُدا کی معافی کو قبول کرنے کے لیے نسلِ انسانی کو یسوع کو مرتے ہوئے دیکھنا پڑا۔ اس طرح یسوع کی موت سے عین پہلے اس نے کہا "تمام ہوا۔!" (یوحنا 19:30)

کیا تمام ہوا؟ اس نے وہ کام کیا تھا جو لوگوں کو یہ یقین کرنے کے لیے دیکھنے کی ضرورت تھی کہ انھیں معاف کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے قربانیوں کا حکم دیا، کیونکہ لوگوں کو یہ دیکھنے اور یقین کرنے کی ضرورت تھی کہ کوئی ان کے متبادل کے طور پر مرے گا۔

اس سوال کی حقیقی اہمیت کو سمجھنے کے لیے مسیح کی صلیب کو بالکل مختلف روشنی پیش کرتی ہے، یہ ایک ایسی روشنی ہے جو اتنی خالص، اتنی قیمتی اور اتنی آزاد ہے۔ کیا آپ اس روشنی میں قدم رکھیں گے؟

باب نمبر 6

ہم اہلِ شرِیعت ہیں

اسرائیل کے رہنماؤں کے ساتھ ایک ملاقات میں، یسوع نے کہا:

تُم اپنے باپ اِبلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پُورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شرُوع ہی سے خُونی ہے اور سچّائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس میں سچّائی ہے نہیں۔ جب وہ جُھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جُھوٹا ہے بلکہ جُھوٹ کا باپ ہے۔ (یُوحنا 8:44)

جب اسرائیل کے رہنماؤں نے یسوع سے بات کی تو انہوں نے شیطان کے الفاظ کہے کیونکہ یسوع نے انہیں بتایا تھا کہ شیطان ان کا باپ ہے اور وہ اپنے باپ شیطان کی خواہشات کو پورا کریں گے۔ یہودی رہنماؤں کے یہ الفاظ شیطان کے ذہن اور انصاف کی پوری انسانی سمجھ کی عکاسی کرتے ہیں۔

یہُودیوں نے اُسے جواب دِیا کہ ہم اہلِ شرِیعت ہیں اور شرِیعت کے مُوافِق وہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا۔ (یُوحنّا 19:7)

اور اُن میں سے کائِفا نام ایک شخص نے جو اُس سال سردار کاہِن تھا اُن سے کہا تُم کُچھ نہیں جانتے۔ اور نہ سوچتے ہو کہ تُمہارے لِئے یِہی بہتر ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے واسطے مَرے نہ کہ ساری قَوم ہلاک ہو۔ (یُوحنّا 50-11:49)

اسرائیل کے رہنماؤں نے اپنے ذہنوں میں یسوع کا فیصلہ کیا تھا۔ شریعت کے ان کے

پڑھنے کے مطابق، یسوع موت کے لائق تھا۔ نیکدیمس نے اس سوال پر اپنے ساتھی رہنماؤں سے اپیل کی۔

کیا ہماری شرِیعت کِسی شخص کو مُجرِم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اُس کی سُن کر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟ (یُوحنّا 7:51)

اگر اُن کے ملک پر رومی حکومت کا کنٹرول نہ ہوتا تو وہ یسوع کو بہت پہلے مار چکے ہوتے۔

پِیلاطُسؔ نے اُن سے کہا اِسے لے جا کر تُم ہی اپنی شرِیعت کے مُوافِق اِس کا فَیصلہ کرو۔ یہُودِیوں نے اُس سے کہا ہمیں رَوا نہیں کہ کِسی کو جان سے ماریں۔ (یُوحنّا 18:31)

راہنماؤں کی موسیٰ کی شریعت کی تشریح کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے۔ بہت سے احکام سنگسار کی سزا کو متوجہ کرتے تھے۔ جب یسوع نے موسیٰ کے شریعت کی تشریح کی تو اس نے شریعت کو مختلف طریقے سے پیش کیا۔

اور فقیہہ اور فرِیسی ایک عَورت کو لائے جو زِنا میں پکڑی گئی تھی اور اُسے بِیچ میں کھڑا کر کے یِسُوعؔ سے کہا۔ اَے اُستاد! یہ عَورت زِنا میں عَین فِعل کے وقت پکڑی گئی ہے۔ تَورَیت میں مُوسیٰ نے ہم کو حُکم دِیا ہے کہ اَیسی عَورتوں کو سنگسار کریں۔ پس تُو اِس عَورت کی نِسبت کیا کہتا ہے؟ اُنہوں نے اُسے آزمانے کے لِئے یہ کہا تا کہ اُس پر اِلزام لگانے کا کوئی سبب نِکالیں مگر یِسُوعؔ جُھک کر اُنگلی سے زمِین پر لِکھنے لگا۔
جب وہ اُس سے سوال کرتے ہی رہے تو اُس نے سِیدھے ہو کر اُن سے کہا کہ جو تُم میں

بے گُناہ ہوؤہی پہلے اُس کے پتّھر مارے۔اور پِھر جُھک کرزمِین پر اُنگلی سے لِکھنے لگا۔وہ یہ سُن کر بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نِکل گئے اور یِسُوع اکیلا رہ گیا اور عَورت وہیں بِیچ میں رہ گئی۔یِسُوع نے سِیدھے ہوکر اُس سے کہا اَے عَورت یہ لوگ کہاں گئے؟ کیا کِسی نے تُجھ پر حُکم نہیں لگایا؟ اُس نے کہا اَے خُداوند کِسی نے نہیں۔

یِسُوع نے کہا مَیں بھی تُجھ پر حُکم نہیں لگاتا۔جا۔پِھر گُناہ نہ کرنا۔(یُوحنّا 11-8:3)

فریسیوں نے اس عورت (اوراس معاملے میں مرد) کواسی حرکت میں پکڑلیا۔شریعت کے بارے میں ان کی سمجھ کے مطابق، اسے سنگسار کر دینا چاہیے۔یسوع نے ریت میں اس طرح لکھااورانہیں یہ بتاتے ہوئے کہ انہیں سنگسار کرنے کا اخلاقی حق اُس کو حاصل ہے جس نے خود کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ اس سے وہ اپنے ہی گناہ کے مرتکب ہوئے۔معافی مانگنے کے بجائے، اُنہوں نے خودکو مجرم ٹھہرایااوراُس کی حضوری سے دورہو گئے۔اس نے آزادانہ طور پر عورت کواس کے گناہ کی معافی دی اوراسے مزید گناہ نہ کرنے کا کہا۔اس سے عورت کواپنے نجات دہندہ سے اتنی راحت اورشکرگزاری ملی۔مسیح نے شریعت کو بچانے کے لیے استعمال کیا، جبکہ فریسیوں نے اسے مارنے کے لیے استعمال کیا۔

یہ خدا کے انصاف اورشیطان کے انصاف کے درمیان فرق کوظاہر کرتا ہے۔بہت سے لوگ مانتے ہیں کہ خدا کا انصاف موت کا تقاضا کرتا ہے۔ان کا ماننا ہے کہ رحم اور انصاف ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور جب خدا کی رحمت بظاہرختم ہوجاتی ہے تو اس کی شریعت کا لمبا بازو مجرموں کوکچل دیتا ہے۔

آ ئیے کلام پاک پرغور کریں۔

(ا)صداقت اورعدل تیرے تخت کی بُنیا دہیں:

(۲)شفقت اور وفا داری تیرے آگے آگے چلتی ہیں۔(زبور89:14)

لفظ تخت کے بعد دو نقطے نظر آ رہیں ہیں یہ نشان دو آزادانہ بیانات کو علیحدہ کرتا ہے۔جس کا مطلب ہے کہ دوسرا بیان پہلے بیان کی وصاحت کرتا ہے۔اس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ خدا کے انصاف کی وضاحت شفقت کرنا ہے۔انصاف کا مطلب صحیح کام کرنا ہوتا ہے اور خدا کے لیے صحیح کام حق کی روشنی میں شفقت کرنا ہے۔سوال یہ ہے کہ خدا کی رحمت کب تک رہتی ہے؟

کیونکہ خُداوند بھلا ہے۔اُس کی شفقت ابدی ہے اور اُس کی وفاداری پُشت در پُشت رہتی ہے۔(زبُور100:5)

خُداوند کا شُکر کرو کیونکہ وہ بھلا ہیکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔اِلٰہوں کے خُدا کا شُکر کرو کہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔مالِکوں کے مالِک کا شُکر کرو کہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔اُسی کا جو اکیلا بڑے بڑے عجِیب کام کرتا ہیکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔اُسی کا جِس نے دانائی سے آسمان بنایا کہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔(زبُور)136:1-5

خدا کے نقطہ نظر سے،اس کی شفقت کبھی ختم نہیں ہوتی،لیکن جولوگ اسے رد کرتے ہیں ان کے لیے کوئی دوسرا خدا نہیں ہے جو شفقت کرنے والا ہے،اس لیے وہ اپنے گناہوں کی سزا پانے کی توقع رکھتے ہیں اور خدا ان کے اپنے غلط انتخاب کو ان پر غالب آنے دیتا ہے،اس طرح جس لحاظ سے وہ اپنے لیئے انصاف کو سمجھتے ہیں اُن کیلئے ویسا ہی انصاف کیا جائے گا۔

خُداوند کی شُہرت پھَیل گئی۔ اُس نے اِنصاف کِیا ہے۔ شرِیر اپنے ہی ہاتھ کے کاموں میں پھنس گیا ہے۔ (زبُور 16:9)

بدکاروں کے لیے خدا کا کیا فیصلہ ہے؟ وہ انہیں اپنے فیصلوں کے نتائج میں پڑنے دیتا ہے۔ وہ اس سے منع نہیں کرتا۔ ایسا کرنا صحیح ہے نا؟

اگر وہ رحم کی درخواست کرتے ہیں، تو وہ ان کو نتائج سے گزرنے میں مدد کرنے کے لئے رحمت کو بڑھا سکتا ہے، لیکن اگر وہ رحم کی امید نہیں رکھتے اور اس کے لئے نہیں مانگتے ہیں تو وہ اسے حاصل نہیں کر سکتے ہیں چاہے یہ پیش کیا جائے۔ افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ یہ سوچتے ہیں کہ خدا ہماری طرح ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کا انصاف وہی ہے جو ہمارا ہے۔

تُو نے یہ کام کِئے اور مَیں خاموش رہا۔ تُو نے گُمان کِیا کہ مَیں بِالکل تُجھ ہی سا ہُوں لیکن مَیں تُجھے ملامت کر کے اِن کو تیری آنکھوں کے سامنے ترتِیب دُوں گا۔ (زبُور 50:21)

اگر خدا کا انصاف موت کا مطالبہ کرتا ہے، تو خدا موت کا موجد ہوگا۔ اگر خدا نے کبھی اپنی بنائی ہوئی مخلوقات میں سے کسی کی جان لینے کا ارادہ اس کے شریعت کو توڑنے کے لئے کیا تھا، تو موت کا اصول خدا میں رہتا ہے۔ لیکن جب ہم یسوع میں باپ کے الہام کو دیکھتے ہیں تو ہمیں صرف زندگی نظر آتی ہے۔ ہمیں موت نظر نہیں آتی۔

یِسُوعؔ نے اُس سے کہا قیامت اور زِندگی تو مَیں ہُوں۔ جو مُجھ پر اِیمان لاتا ہے گو وہ مَر جائے تَو بھی زِندہ رہے گا۔ (یُوحنّا 11:25)

اُس زِندگی کے کلام کی بابت جو اِبتدا سے تھا اور جِسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غَور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چُھوا۔ (یہ زِندگی ظاہِر ہُوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں اور اِسی ہمیشہ کی زِندگی کی تُمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہِر ہُوئی)۔ (1 یُوحنّا 1:1-2)

خُدا نے گناہ کے لیے موت کا حکم نہیں بنایا۔ گناہ خود تباہ کن ہے۔ گناہ کی اجرت موت ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو گناہ میں مشغول ہونے سے کمائی جاتی ہے۔ خدا گناہ کی اجرت ادا نہیں کرتا، گناہ کرتا ہے۔ بائبل یہ نہیں کہتی کہ گناہ کی اجرت موت ہے، یہ کہتی ہے کہ گناہ کی اجرت موت ہے۔ فرق بہت وسیع ہے۔

بائبل کی پرانے عہد نامے کی کہانیوں کے ذریعے ہمیں بتاتی ہے کہ موت کا حکم کائنات میں کیسے آیا۔

کیونکہ جتنی باتیں پہلے لِکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لِئے لِکھی گئیں تا کہ صبر سے اور کِتابِ مُقدّس کی تسلّی سے اُمّید رکھّیں۔ (رُومیوں 15:4)

شیطان وہ ہے جس نے گناہ کی سزا موت تصور کی۔ ہم دانی ایل اور شیر کی ماند کی کہانی میں اس عمل کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح موت کا حکم نامہ متعارف کرایا گیا تھا۔

دارا کو پسند آیا کہ مُملکت پر ایک سَو بیس ناظِم مُقرّر کرے جو تمام مُملکت پر حکُومت کریں۔ اور اُن پر تین وزِیر ہوں جن میں سے ایک دانی ایل تھا تا کہ ناظِم اُن کو حِساب دیں اور بادشاہ خسارت نہ اُٹھائے۔ اور چُونکہ دانی ایل میں فاضِل رُوح تھی اِس لِئے وہ اُن وزِیروں اور ناظِموں پر سبقت لے گیا اور بادشاہ نے چاہا کہ اُسے تمام مُلک پر مُختار ٹھہرائے۔ تب اُن وزِیروں اور ناظِموں نے چاہا کہ مُلک داری میں دانی ایل پر قصُور ثابِت کریں لیکن وہ کوئی مَوقع یا قصُور نہ پا سکے کیونکہ وہ دِیانت دار تھا اور اُس میں کوئی خطا یا تقصِیر نہ تھی۔ تب اُنہوں نے کہا کہ ہم اِس دانی ایل کو اُس کے خُدا کی شرِیعت کے سِوا کِسی اَور بات میں قصُور وار نہ پائیں گے۔

پس یہ وزِیر اور ناظِم بادشاہ کے حضُور جمع ہُوئے اور اُس سے یُوں کہنے لگے کہ اَے دارا بادشاہ ابد تک جِیتا رہ۔ مُملکت کے تمام وزِیروں اور حاکموں اور ناظِموں اور مُشِیروں اور سرداروں نے باہم مشورَت کی ہے کہ ایک خُسروانہ آئین مُقرّر کریں اور ایک اِمتناعی فرمان جاری کریں تا کہ اَے بادشاہ تِیس روز تک جو کوئی تیرے سِوا کِسی معبُود یا آدمی سے کوئی درخواست کرے شیروں کی ماند میں ڈال دِیا جائے۔ (دانی ایل 6:1-7)

یہ کہانی ہمارے سیکھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ دارا خدا باپ کی ایک قسم ہے اور دانی ایل مسیح کی ایک قسم ہے۔ دانیال بادشاہ کے بعد سب سے اعلیٰ مقام پر تھا اور بادشاہ نے اسے پوری سلطنت پر فائز کرنے کا سوچا۔ اس نے دانی ایل کے ماتحت لوگوں میں حسد پیدا کیا۔ اس حسد نے وہ رہنما جو دانی ایل کے ماتحت تھے دانی ایل کیلئے ایک موت کا حکم نامہ جاری کیا۔ بادشاہ نے یہ منصوبہ نہیں بنایا تھا لیکن اسے پیش کیا گیا اور اس نے اس کے مضمرات کو جانتے ہوئے اس پر دستخط کر دیئے۔ خُدا کو معلوم تھا کہ شیطان کی کوششوں کے مضمرات مسیح کو تباہ کرنے کے لیے ہیں۔ شیطان خدا کے بیٹے سے حسد کرتا تھا اور اس نے بہت سے فرشتوں کو متاثر کیا کہ وہ مسیح کو ختم کرنے کی کوشش میں اس کے ساتھ شامل ہوں۔ جب شیطان نے نسل انسانی کو اپنے جال میں ڈالا تو خدا نے شیطان کے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت دی جو مسیح کی موت کا باعث بنی۔ دنیا کے بیشتر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح کی موت بادشاہ کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ہے، لیکن دراصل یہ مسیح کو تباہ کرنے کے لیے شیطان کی خفیہ خواہشات کو ظاہر کرتی ہے۔

اس لمحے میں جسے شیطان اپنی سب سے بڑی فتح سمجھتا تھا، اس نے اپنے قاتلانہ ڈیزائن کا انکشاف کیا اور آسمان میں اس کے لیے تمام ہمدردی ختم ہو گئی۔

اور بادشاہ نے حُکم دِیا اور وہ اُن شخصوں کو جنہوں نے دانی ایل کی شِکایت کی تھی لائے اور اُن کے بچّوں اور بیویوں سمیت اُن کو شیروں کی ماند میں ڈال دِیا اور شیر اُن پر غالِب آئے اور اِس سے پیشتر کہ ماند کی تہ تک پہنچیں شیروں نے اُن کی سب ہڈّیاں توڑ ڈالِیں۔ (دانی ایل 6:24)

دارا بادشاہ نے ان آدمیوں کی سُنی جنہوں نے دانی ایل کی موت کا منصوبہ بنایا تھا وہ وہی چیز تھی جس کی وہ دانیال کے ساتھ کرنے کی امید رکھتے تھے۔ ہمارا آسمانی باپ شیطان کو وہ تباہی حاصل کرنے دے گا جو وہ مسیح کو دینا چاہتا تھا۔ مسیح راتوں رات صلیب کے راستے شیر کی ماند میں تھا۔ دانی ایل کی طرح وہ قیامت کی صبح ماند سے نکلا اور اُن لوگوں کو شکست دی جو اُسے تباہ کرنا چاہتے تھے۔

اس کہانی کا مقصد یہ ہے کہ یہ خدا کے بیٹے کے ماتحت افراد تھے جنہوں نے ان لوگوں کے لئے موت کا خیال پیدا کیا جو باپ کی تعظیم نہیں کرتے ہیں۔ خدا نے اس منصوبے کی ابتدا نہیں کی، لیکن اس نے شیطان کے عزائم کو بے نقاب کرنے کے لیے اسے آگے بڑھنے دیا جو سب سے پوشیدہ تھے۔ بابل کے گورنروں کا قانون بادشاہ کو انصاف فراہم کرنا تھا۔ یہ اس کے انصاف کی نمائندگی کرنا تھا۔ لیکن یہ ایک جعلی انصاف تھا جس نے اس سے جڑے لوگوں کو تباہ کر دیا۔

پرانے عہد نامہ کی ایک اور کہانی میں ہم بادشاہ اور اس کے ایک بیٹے کے انصاف کے درمیان فرق دیکھتے ہیں۔

اور ابی سلوم سویرے اُٹھ کر پھاٹک کے راستہ کے برابر کھڑا ہو جاتا اور جب کوئی اَیسا

آدمی آتا جس کا مُقدّمہ فَیصلہ کے لِئے بادشاہ کے پاس جانے کو ہوتا تو ابی سلوم اُسے بُلا کر پُوچھتا تھا کہ تُو کِس شہر کا ہے؟ اور وہ کہتا کہ تیرا خادِم اِسرائیل کے فُلانے قبِیلہ کا ہے۔ پِھر ابی سلوم اُس سے کہتا دیکھ تیری باتیں تو ٹھیک اور سچّی ہیں لیکن کوئی بادشاہ کی طرف سے مُقرّر نہیں ہے جو تیری سُنے۔ اور ابی سلوم یہ بھی کہا کرتا تھا کہ کاش مَیں مُلک کا قاضی بنایا گیا ہوتا تو ہر شخص جِس کا کوئی مُقدّمہ یا دعویٰ ہوتا میرے پاس آتا اور مَیں اُس کا اِنصاف کرتا! اور جب کوئی ابی سلوم کے نزدِیک آتا تھا کہ اُسے سِجدہ کرے تو وہ ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیتا اور اُس کو بوسہ دیتا تھا۔ اور ابی سلوم سب اِسرائیلِیوں سے جو بادشاہ کے پاس فَیصلہ کے لِئے آتے تھے اِسی طرح پیش آتا تھا۔ یُوں ابی سلوم نے اِسرائیل کے لوگوں کے دِل موہ لِئے ۔(2-سموئیل 15:2-6)

ابی سلوم نام کا مطلب امن کا باپ ہے، لیکن اس نام کے نیچے چھپا ہوا نفرت اور جنگ کا کردار تھا۔ ابی سلوم چاہتا تھا کہ اس کا باپ اس کے سوتیلے بھائی امنون کو سزا دے جس نے ابی سلوم کی بہن تمر کے ساتھ جنسی زیادتی کی تھی۔ کیونکہ بادشاہ داؤد نے امنون کے خلاف سزا نہیں دی، ابی سلوم نے اپنے باپ کو حقیر جانا اور اُس کا تختہ الٹنے کا عزم کیا۔ ابی سلوم نے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیا اور امنون کو اس انصاف کے ساتھ قتل کر دیا جو اسے مناسب لگا۔ پھر اس نے اسرائیل کی بادشاہی کا دل جیتنے کا ارادہ کیا۔

لیکن ابی سلوم اَیسا بجِد ہُوا کہ اُس نے امنُون اور سب بادشاہ زادوں کو اُس کے ساتھ جانے دِیا۔ اور ابی سلوم نے اپنے خادِموں کو حُکم دِیا کہ دیکھو جب امنُون کا دِل مَے سے سرُور میں ہو اور مَیں تُم کو کہُوں کہ امنُون کو مارو تو تُم اُسے مار ڈالنا۔ خوف نہ کرنا۔ کیا مَیں نے تُم کو حُکم نہیں دِیا؟ دِلیر اور بہادُر بنے رہو۔ چُنانچہ ابی سلوم کے نَوکروں نے امنُون سے وَیسا ہی کِیا جَیسا ابی سلوم نے حُکم دِیا تھا۔ تب سب بادشاہ زادے اُٹھے اور ہر ایک اپنے خچّر پر چڑھ کر بھاگا۔(2-سموئیل 13:27-29)

شیطان، جو اصل میں لوسیفر تھا، اس حقیقت سے ناخوش تھا کہ خدا کے بیٹے کو سرفراز کیا گیا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ یہ اپنے ساتھ ناانصافی ہے اوراس نے خدا کے بیٹے کو معزول کرنے کا عزم کیا۔ جب بادشاہ نے مداخلت کی اور اپنے فیصلے کو واضح کیا، لوسیفر نے بادشاہی کو ختم کرنے کا عزم کیا۔ اس نے بہت سے فرشتوں کو اپنی طرف سے کرلیا۔ کیونکہ مسئلہ انصاف کا تھا۔

اورابی سؔلوم یہ بھی کہا کرتا تھا کہ کاش مَیں مُلک کا قاضی بنایا گیا ہوتا تو ہر شخص جِس کا کوئی مُقدّمہ یادعویٰ ہوتا میرے پاس آتا اور مَیں اُس کا اِنصاف کرتا!(2-سموئیل15:4)

ابی سلوم کا الزام یہ تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کو انصاف فراہم نہیں کر رہا تھا،لیکن یہ دعویٰ غلط تھا۔اس سے پہلے سموئیل کی کتاب میں ہم پڑھتے ہیں:

اور داؤد نے کُل اِسرائیل پر سلطنت کی اور داؤد اپنی سب رعیّت کے ساتھ عدل و اِنصاف کرتا تھا۔(2- سموئیل8:15)

داؤد اپنی رعایا کو انصاف فراہم کر رہا تھا،لیکن یہ وہ انصاف نہیں تھا جس کی ضرورت ابی سلوم کے خیال میں تھی۔ داؤد نے شفقت کیا کیونکہ خدا کی رحمت اس کے ساتھ تھی اوراس نے اپنی بادشاہی قائم کی:

وُہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور مَیں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لِئے قائم کرُوں گا۔ اور مَیں اُس کا باپ ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ اگر وہ خطا کرے تو مَیں اُسے آدمِیوں کی لاٹھی اَور بنی آدؔم کے تازِیانوں سے تنبِیہ کرُوں گا۔ پر میری رحمت اُس سے جُدا نہ ہوگی جَیسے مَیں نے اُسے ساؤل سے جُدا کِیا جِسے مَیں نے تیرے آگے سے دفع کِیا۔ اور تیرا گھر اور تیری

سلطنت سدا بنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لِئے قائم کِیا جائے گا۔(2-سموئیل 7:13-16)

ابی سلوم ایک ایسی بادشاہی نہیں چاہتا تھا جو انصاف پر قائم ہو جو رحم کا اظہار کرے۔ وہ ایسا انصاف چاہتا تھا جو ظالموں کو بغیر کسی رحم کے پھانسی دیتا۔ یہ کہانی جنت میں اصل جنگ کی عکاسی کرتی ہے۔ شیطان نے بہت سے فرشتوں کو قائل کیا کہ بادشاہی کو محفوظ رکھنے کے لیے انصاف کے بارے میں اس کے خیالات کی ضرورت ہے۔ ابی سلوم نے اپنے ہم وطنوں کو یقین دلایا کہ انصاف کے بارے میں اس کے خیالات بادشاہی کو بہتر بنائیں گے اور اس نے اسرائیل کے مردوں کے دل چرا لیے۔ شیطان نے بہت سے فرشتوں کے دل چرائے اور باقی فرشتے اس کے خیالات کے بارے میں متجسّس تھے اور اس سے ہمدردی رکھتے تھے۔ ہم یہ جانتے ہیں کیونکہ شیطان کو آسمان سے مکمّل طور پر رد نہیں کیا گیا تھا جب تک کہ اس نے خدا کے بیٹے کو قتل نہیں کیا۔ اس کے بعد اسے زمین پر پھینک دیا گیا۔

اُس نے اُن سے کہا مَیں شَیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گِرا ہُوا دیکھ رہا تھا۔(لُوقا 10:18)

اس اژدہا کی دُم نے تہائی ستاروں کو آسمان سے سمیٹ کر زمین پر پھینک دیا وہ اژدہا عورت کے سامنے ٹھہرا تھا جو بچّہ جننے کو قریب تھی اور وہ اژدہا اس انتظار میں تھا کہ جیسے ہی وہ بچّہ جنے تو وہ اسکو کھا جائے۔ اس عورت نے مرد بچّے کو جنم دیا جو فولادی عصا لے کر تمام قوموں پر حکومت کرنے والا تھا اس بچّے کو فوراً خدا کے پاس اور اسکے تخت پر پہنچا دیا گیا۔(مُکاشفہ 12:4-5)

شیطان ایک تہائی فرشتوں کو اپنے ساتھ جسمانی طور پر لے گیا تھا۔ اس نے زمین کے چرچ پر حملہ کیا اور اس کے بچے کو ہڑپ کرنے کی کوشش کی جو بیت اللحم میں پیدا ہونے والا خدا کا بیٹا تھا۔ یہ مسیح کے آسمان پر واپس آنے کے بعد تھا کہ شیطان کو آسمان میں سب کے ذہنوں سے نکال دیا گیا تھا۔

تب اس آسمان پر جنگ ہوئی میکائیل اور اسکے فرشتوں نے اژدہا سے لڑائی کی اژدہا اور اسکے فرشتے لڑے۔ لیکن اژدھا طاقتور تھا اس لئے وہ اس کے فرشتوں نے آسمان میں اپنی جگہ کھودی۔ اژدھا کو آسمان کے باہر پھینک دیا گیا (وہ قدیم سانپ اس کا نام خبیث روح اور شیطان ہے) جو ساری دنیا کو غلط راہ پر لے گیا اژدھا اور اس کے ساتھی فرشتوں کو زمین پر پھینک دیا گیا۔ تب میں نے آسمان میں سے ایک زوردار آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ ''فتح اور قوت ہمارے خدا کی بادشاہت اور اس کے مسیح کا اختیار اب آپہونچا ہے۔ ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والے جو رات دن ہمارے خدا کے حضور ان پر الزام لگایا کرتا تھا اس کو نیچے پھینک دیا گیا۔ (مُکاشفہ 12:7-10)

مسیح اور اُس کے فرشتوں اور شیطان اور اُس کے فرشتوں کے درمیان وقت کے آغاز میں جنگ ہو چکی تھی۔ فرشتوں میں سے ایک تہائی اندھیرے میں لوسیفر کا پیچھے ہو گئے اور آسمان کو چھوڑ دیا۔

اور جن فرِشتوں نے اپنی حُکُومت کو قائم نہ رکھّا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دِیا اُن کو اُس نے دائمی قَید میں تارِیکی کے اَندر روزِ عظِیم کی عدالت تک رکھّا ہے۔ (یہُوداہ 1:6)

یہ سچ ہے کہ خُدا نے اُنہیں نکال دیا، لیکن وہ اُن جھوٹوں کے ذریعے نکالے گئے جن پر وہ یقین کرنے لگے تھے (مکاشفہ 12:4)۔ خُدا نے اُن کو اُن کے دل کی خواہشات عطا کیں۔ انہوں نے خدا کو سخت اور بے رحم تصور کیا اور وہ اس کی اپنی جھوٹی تصویر سے بھاگ گئے۔

شیطان نے اپنا تخت قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا جس میں انصاف کے اس کے مختلف نظریات شامل تھے۔ وہ خدا کی تمام مخلوقات پر حکومت کرنا چاہتا تھا۔

تُو تو اپنے دِل میں کہتا تھا مَیں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ مَیں اپنے تخت کو خُدا کے سِتاروں سے بھی اُونچا کرُوں گا اور مَیں شِمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بَیٹُھوں گا۔ مَیں بادلوں سے بھی اُوپر چڑھ جاؤں گا۔ مَیں خُدا تعالیٰ کی مانِند ہُوں گا۔(یسعیاہ 14:13-14)

ابی سلوم کی کہانی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ پوری قوم اس کے انصاف کے نظریات سے متاثر تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ شیطان اب بھی زمین کے نمائندے کے طور پر آسمان پر آسکتا ہے وہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کے خیالات کو آسمان کے فرشتے بھی پوری طرح سے نہیں سمجھتے تھے۔

اور ایک دِن خُدا کے بیٹے آئے کہ خُداوند کے حضُور حاضِر ہوں اور اُن کے درمِیان شَیطان بھی آیا۔ اور خُداوند نے شَیطان سے پُوچھا کہ تُو کہاں سے آتا ہے؟ شَیطان نے خُداوند کو جواب دِیا کہ زمِین پر اِدھر اُدھر گھُومتا پھِرتا اور اُس میں سَیر کرتا ہُے آیا ہُوں۔(ایُّوب 1:6-7)

شاہی خاندان میں شیطان کا ظہور ابی سلوم سے مشابہ ہے کیونکہ ابی سلوم اپنے باپ کی حرموں کے پاس جاتا ہے جس سے وہ شاہی سلسلے کو خراب کرنے کی کوشش میں اپنی نسل اُن میں منتقل کرتا ہے۔

سو اخِیُتُفل نے ابی سؔلوم سے کہا کہ اپنے باپ کی حرموں کے پاس جا جِن کو وہ گھر کی نِگہبانی کو چھوڑ گیا ہے۔ اِس لِئے کہ جب سب اِسرائیلی سُنیں گے کہ تیرے باپ کو تُجھ سے نفرت ہے تو اُن سب کے ہاتھ جو تیرے ساتھ ہیں قوی ہو جائیں گے۔ سو اُنہوں نے محلّ کی چھت پر ابی سؔلوم کے لِئے ایک تنبُو کھڑا کر دِیا اور ابی سؔلوم سب بنی اِسرائیل کے سامنے اپنے باپ کی حرموں

کے پاس گیا۔(2-سموئیل22-16:21)

شیطان کے الفاظ دماغ کے بیج تھے اوران کا کائنات پر اثر تھا۔ جب تک کہ آدم میں رہنے والے خدا کے بیٹے کے خلاف قتل کا بیج 4000 سال بعد مسیح کی مصلوبیت میں ظاہر نہیں ہوا تھا، شیطان کے ارادوں کا صحیح معنوں میں کسی کو علم نہیں تھا۔ اِس عمل نے شیطان کو اپنی خصوصیات خدا سے منسوب کرنے کی اجازت دی۔ جب تک شیطان اپنی حقیقی شناخت کو چھپا سکتا ہے اس کے پاس یہ طاقت اسلیئے ہے کہ وہ اس کے بارے میں دھوکہ دے کہ خدا واقعی کیسا ہے۔اس کے پاس یہ طاقت ہے کیونکہ وہ فرشتوں میں پہلا تھا اور دوسرے فرشتوں کو اس کے خدا کے علم پر بھروسہ تھا۔یہی چیز ہے جس نے اسے خدا کے قانون کے ذریعے فساد کرنے کی اجازت دی۔

کیا شرارت کے تخت سے تُجھے کُچھ واسطہ ہوگا
جو قانُون کی آڑ میں بدی گھڑتا ہے؟(زبُور 94:20)

شیطان بدکاری کے تخت پر بیٹھا اور خدا کے قانون کو استعمال کرتے ہوئے اُس نے اِس بات پر اصرار کیا کہ قانون کی خلاف ورزی کے لیے موت کا حکم ہونا چاہیے۔شیر کی ماند میں دانی ایل کی کہانی اس عمل کو ظاہر کرتی ہے۔ابی سلوم کی کہانی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بادشاہی کے دلوں کو محفوظ بنانے کے لیے انصاف کا مسئلہ تھا۔ یہ تمام کہانیاں اس جنگ کی عکاسی ہیں جو آسمان سے شروع ہوئی اور پھر اس زمین پر آئی۔تنازعات کے معاملات ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔

پھر بھی مسیح کی موت کے بعد، شیطان کو اس کے حقیقی ارادوں کے طور پر بے نقاب کیا گیا تھا . مسیح نے کائنات پر خدا کے حقیقی محبّت کرنے والے کردار کو ظاہر کیا۔ مسیح نے دکھایا کہ خُدا

اپنے دشمنوں سے پیار کرتا ہے۔ اس نے دوسرا گال موڑ دیا اور اس نے عاجزی کے ساتھ اپنے دفاع کے بغیر خود کو انتہائی خوفناک موت کے حوالے کر دیا۔ شیطان، اور اس کے ایجنٹوں کے، زمین پر مسیح کے ساتھ سلوک نے شیطان کے حقیقی کردار کو بے نقاب کیا۔ خُدا کے بارے میں مسیح کے مکاشفہ نے شیطان کو یہ ظاہر کیا کہ وہ اِس کے کردار سے بالکل مختلف ہے۔ اس طرح موت کے ذریعے مسیح نے اس کی بادشاہی کو تباہ کر دیا جس کے پاس موت کی طاقت ہے۔

پس جِس صُورت میں کہ لڑکے خُون اور گوشت میں شرِیک ہیں تو وہ خُود بھی اُن کی طرح اُن میں شرِیک ہُوا تاکہ مَوت کے وسِیلہ سے اُس کو جِسے مَوت پر قُدرت حاصِل تھی یعنی اِبلِیس کو تباہ کر دے۔ (عِبرانیوں 2:14)

فریسی شیطان کے انصاف کے خیالات سے متاثر تھے۔ اس لیے وہ مسیح کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ مسیح نے ان کو مارنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس نے انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی۔

اور سردار کاہِن نے کھڑے ہو کر اُس سے کہا تُو جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خِلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یِسُوعؔ خاموش ہی رہا۔ سردار کاہِن نے اُس سے کہا مَیں تُجھے زِندہ خُدا کی قَسم دیتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کا بیٹا مسِیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یِسُوعؔ نے اُس سے کہا تُو نے خُود کہہ دِیا بلکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِس کے بعد تُم اِبنِ آدمؔ کو قادِرِ مُطلق کی دہنی طرف بَیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔ اِس پر سردار کاہِن نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ اُس نے کُفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تُم نے ابھی یہ کُفر سُنا ہے۔ تُمہاری کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے۔ (متّی 26:62-66)

جب یسوع فریسیوں کو اپنے جلال میں آنے کے بارے میں بتاتا ہے، تو وہ صرف یہ کہتا ہے کہ وہ اسے دیکھیں گے۔ دوسری طرف فریسی مسیح کو موت کی سزا دیتے ہیں۔ جو کہ اِس کے بالکل برعکس ہے۔ خدا کا انصاف موت کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ یہ شیطان کا نظام انصاف ہے جو موت کا مطالبہ کرتا ہے۔ خدا نے اپنے بیٹے کو شیطان اور اس کی بادشاہی کے نظامِ انصاف کی نفرت کو ظاہر کرنے کے لیے مرنے کی اجازت دی۔

اس تناظر میں صلیب کے معنی بدل جاتے ہیں۔ خدا نے انصاف کو پورا کرنے کے لیے مسیح کی موت کا تقاضا نہیں کیا۔ پھر بھی لوگوں نے کہا کہ ہم اہلِ شریعت ہیں: بحیثیت انسان ہمارے دلوں پر شریعت لکھی ہوئی ہے جس پر عمل کرنے کے لیے اور معافی حاصل کرنے کے لیے موت کی ضرورت ہے۔

مگر مُجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح کی شرِیعت نظر آتی ہے جو میری عقل کی شرِیعت سے لڑ کر مُجھے اُس گُناہ کی شرِیعت کی قَید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں مَوجُود ہے۔ ہائے مَیں کَیسا کمبخت آدمی ہُوں! اِس مَوت کے بدن سے مُجھے کَون چُھڑائے گا؟ (رُومِیوں 7:23-24)

کیا آپ شریعت کی اس موت سے آزاد ہو جائیں گے؟ کیا آپ ایسے نظام انصاف سے آزاد ہوں گے جو فاسق کے لیے موت کا مطالبہ کرتا ہے؟ صلیب پر یسوع کو دیکھ کر فدیہ کی قیمت دیکھیں جو ہم سب سمجھتے ہیں کہ انصاف کی تسکین کے لیے ضروری تھی۔ یہ شیطان کا انصاف تھا جو صلیب پر مطمئن تھا کیونکہ وہ اغوا کار تھا جس نے خدا کے بچوں کے دلوں کو چرایا اور فدیہ کا مطالبہ کیا۔ ہم، مغوی ہونے کے ناطے، اغوا کار پر یقین رکھتے تھے کہ ہمارے لیے آزاد ہونے کا واحد راستہ موت کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ خدا نے فدیہ کی قیمت مقرر نہیں کی بلکہ شیطان نے کی ہے۔

باب نمبر 7

اور جِس طرح مُوسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا

بنیادی ساخت کے اندر یسوع نے شیطان کے انصاف کے تصورات کو پورا کرنے کے لیے اپنی جان دی تا کہ بنی نوع انسان یہ قبول کر لے کہ خُدا اُنہیں معاف کر دے گا، اب ہم اُونچے پر سانپ کے بارے میں یسوع کے الفاظ کا جائزہ لینے کے لیے تیار ہو جائیں۔

اور جِس طرح مُوسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرُور ہے کہ اِبنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔(یُوحنّا 3:14)

بہت سے بائبل کے طالب علموں کے لیے، یسوع کے صلیب پر رکھے جانے اور اُونچے پر اٹھائے گئے سانپ کے درمیان متوازی بات کافی پُراسرار معلوم ہوتی ہے۔ یہ دونوں کیسے جڑے ہوئے ہیں؟

پھر اُنہوں نے کوہِ ہور سے روانہ ہو کر بحرِ قُلزم کا راستہ لِیا تا کہ مُلکِ ادُوم کے باہر باہر گُھوم کر جائیں لیکن اُن لوگوں کی جان اُس راستہ سے عاجز آ گئی۔ اور لوگ خُدا کی اور مُوسیٰ کی شِکایت کر کے کہنے لگے کہ تُم کیوں ہم کو مِصؔر سے بیابان میں مَرنے کے لِئے لے آئے؟ یہاں تو نہ روٹی ہے نہ پانی اور ہمارا جی اِس نِکمّی خُوراک سے کراہیّت کرتا ہے۔ تب خُداوند نے اُن لوگوں میں جلانے والے سانپ بھیجے۔ اُنہوں نے لوگوں کو کاٹا اور بُہت سے اِسرائیلی مَر گئے۔ تب وہ لوگ مُوسیٰ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے گُناہ کِیا کیونکہ ہم نے خُداوند کی اور تیری شِکایت کی۔

سوتُو خُداوند سے دُعا کر کہ وہ اِن سانپوں کو ہم سے دُور کرے۔ چُنانچہ مُوسیٰ نے لوگوں کے لِئے دُعا کی۔ تب خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ایک جلانے والا سانپ بنالے اور اُسے ایک بلّی پر لٹکا دے اور جو سانپ کا ڈسا ہُوا اُس پر نظر کرے گا وہ جِیتا بچے گا۔ چُنانچہ مُوسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنوا کر اُسے بلّی پر لٹکا دِیا اور اَیسا ہُوا کہ جِس جِس سانپ کے ڈسے ہُوئے آدمی نے اُس پیتل کے سانپ پر نِگاہ کی وہ جِیتا بچ گیا۔ (گِنتی 9-4:21)

سانپوں کے آنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بڑبڑانے سے لوگوں نے اپنے تحفّظ کا باڑا توڑ دیا:

گڑھا کھودنے والا اُسی میں گِرے گا اور دِیوار میں رخنہ کرنے والے کو سانپ ڈسے گا۔ (واعِظ 10:8)

جو لوگ خدا کی تعظیم کرتے ہیں اور اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں ان کو اس کے فرشتوں کی حفاظت حاصل ہے۔ جب لوگ اس کے احکام کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہیں تو فرشتے اتنی آسانی سے لوگوں کی حفاظت نہیں کر پاتے۔

خُداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اُس کا فرِشتہ خیمہ زن ہوتا ہے اور اُن کو بچاتا ہے۔ (زبُور 34:7)

خُداوند کا خَوف دانائی کا شرُوع ہے۔ اُس کے مُطابِق عمل کرنے والے دانِش مند ہیں۔ اُس کی سِتایش ابد تک قائم ہے۔ (زبُور 111:10)

خدا نے سانپوں کو نہیں بھیجا، لیکن اس نے انہیں آنے کی اجازت دی کیونکہ اُس کے فرشتے اُس کے احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے بنی اسرائیل کی مزید حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن لوگوں کا خیال تھا کہ یہ خدا ہی ہے جس نے سانپوں کو بھیجا۔ انصاف کے بارے میں ان کی

سمجھ یہ ہے کہ زیادتی کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔لہٰذا، اُنہوں نے سوچا کہ خُدا اُن کے گناہ کی وجہ سے اُنہیں مار رہا ہے۔موسیٰ کو کانسی/ پیتل کا سانپ بنانے کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ دھات اہم ہے کیونکہ یہ ایسی دھات نہیں ہے جو زمین میں قدرتی طور پر ہوتی ہے۔ یہ دو دھاتوں کا مرکب ہے جسے خدا نے بنایا ہے، اور وہ تانبہ اور زنک ہے۔ یہ قائن کے بیٹوں میں سے ایک تھا جس نے پیتل تخلیق کیا۔

اور ضِلّہ کے بھی توبلقائن پَیدا ہُوا جو پیتل اور لوہے کے سب تیز ہتھیاروں کا بنانے والا تھا اور نعما سرائیل کے ارتداد اور قانون کی ان کی خلاف ورزیوں کو درج کرنے کے بعد، وہ ان سے کہتا ہے: بلقائن کی بہن تھی۔(پَیدائش 4:22)

پیتل ایک انسانی ساختہ دھات ہے جو ان عناصر سے لی گئی ہے جنہیں خدا نے تخلیق کیا ہے اور آپس میں ملایا ہے۔ پیتل ایک دھات ہے جس کے بعض اوقات کلام پاک میں منفی اثرات ہوتے ہیں۔نافرمانی کی لعنتوں کی فہرست کے تحت بائبل اس کا ذکر کرتی ہے:

اور آسمان جو تیرے سر پر ہے پیتل کا اور زمِین جو تیرے نیچے سے لوہے کی ہو جائے گی۔(اِستِثنا 28:23)

اسرائیل کے ارتداد اور ان کی شریعت کی خلاف ورزیوں کو درج کرنے کے بعد، وہ ان سے کہتا ہے:

کہ اَے آدم زاد بنی اِسرائیل میرے لِئے مَیل ہو گئے ہیں۔وہ سب کے سب پیتل اور رانگا اور لوہا اور سِیسا ہیں جو بھٹّی میں ہیں۔وہ چاندی کی مَیل ہیں۔(حِزقی ایل 22:18)

وہ سانپ جو پیتل کا بنا ہوا تھا انسان کے ہاتھ سے بنے سانپ کے انصاف کی نمائندگی کرتا ہے۔سانپ شیطان کی علامت ہے۔

اوروہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گُمراہ کر دیتا ہے زمین پر ِگرا دِیا گیا اوراُس کے فِرشتے بھی اُس کے ساتھ ِگرادِئے گئے۔(مُکاشفہ 12:9)

بنی اسرائیل میں سے کچھ کے سانپوں کے مارے جانے کے بعد انہوں نے اپنے بڑبڑانے سے توبہ کی تو انہوں نے یہ عقیدہ بنا لیا کہ یہ سب گناہ کی وجہ سے ہوا ہے۔اُنہوں نے اُنچے پر اُٹھائے ہوئے سانپ کو اپنے گناہوں سے نجات دینے والے کے طور پر تسلیم کیا۔اُنہوں نے سمجھا جو مارے گئے وہ ان کے گناہوں کی قربانی تھی۔انسان کے بنائے ہوئے یا پیتل کے خیال کے ذریعے، خُدا اُنہیں یہ سکھانے کے قابل تھا کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر سکتے ہیں اور اس لیے شفا پا سکتے ہیں۔وہ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ ان کے انصاف کا خیال شیطان کی طرف سے تھا، اس لیے خدا نے ان کے انصاف کے خیال کو استعمال کیا اور انہیں توبہ اور شفا کی طرف راغب کیا۔

اسی طرح مسیح کو اوپر اٹھایا گیا تھا اور اسے سانپ کے انصاف کے حوالے کر دیا گیا تھا تاکہ ہم صلیب کی طرف دیکھیں اور یقین کریں کہ ہمیں معاف کیا جا سکتا ہے۔صرف خدا کے بیٹے کی موت کے ذریعے ہی ہم ایک نسل انسانی کے طور پر یہ یقین کر سکتے ہیں کہ خُدا ہمیں معاف کر دے گا اور اس لیے یہ ہمارے ذہنوں کو آزاد کرنے کے لیے فدیہ کی قیمت ہے۔

ہماری فطری حالت میں، یسوع نے ہمارے گناہوں کے لیے ایک متبادل کفارہ فراہم کیا۔ یہ کفارہ پیتل کے سانپ کی علامت ہے کیونکہ یہ ہماری آزادی کے لیے اغوا کار کی قیمت ہے۔ یہ سانپ کے انصاف کو مطمئن کرتا ہے کیونکہ اس کا ثبوت پیتل سے ہے۔ یہ آسمان کی تخلیق

سے نہیں بلکہ انسان کی تخلیق سے ہے جو قائن کی نسل سے چلا تھا۔

اس باب میں آپ کو یہ سمجھنے کے لیے بالکل نیا طریقہ پیش کیا جا رہا ہے کہ مسیح کو ہمارے گناہوں کے لیے کیوں مرنا پڑا۔ مسیحی کلیسیا اٹل ہے کہ خُدا نے ہماری نجات کے لیے اپنے بیٹے کی موت کا تقاضا کیا۔ پھر بھی صحیفے واضح طور پر بیان کرتے ہیں:

قُربانی اور نذر کو تُو پسند نہیں کرتا۔ تُو نے میرے کان کھول دِیئے ہیں۔ سوختنی قُربانی اور خطا کی قُربانی تُو نے طلب نہیں کی۔ (زبُور 40:6)

خُدا کو اس موت کی ضرورت نہیں تھی، لیکن وہ جانتا تھا کہ ایک بار جب ہم شیطان کے ہاتھ لگ گئے تو وہ ہمیں اس بات پر قائل نہیں کر سکتا تھا کہ وہ ہمیں معاف کر دے گا جب تک کہ اس کا بیٹا ہماری جگہ مر نہ جائے۔

اگر خُدا اپنے بیٹے کی موت کا تقاضا کرتا، تو قربانیوں کا نذرانہ ہمیشہ کے لیے خُدا کی عبادت میں تخت نشین ہوتا۔ لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس۔ مسیح کی موت کے ذریعے گناہ کے لیے قربانی پیش کرنے کا پورا اصول ختم ہو گیا۔

اور وہ ایک ہفتہ کے لِئے بُہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نِصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ مَوقُوف کرے گا۔ (دانی ایل 9:27)

مسیح کے قربانی اور نذرانے کا خاتمہ کیا۔ مسیح کو اوپر اٹھایا گیا اور اس نے تمام آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ لیا (یوحنا 12:32)۔ ایک بار جب ہمارا پیتل کے انصاف کا نظام مطمئن ہو جاتا ہے اور ہم معافی کو قبول کر لیتے ہیں، تو ہم خدا کی روح حاصل کر سکتے ہیں جو ہم میں ہو اور ہمارے

ذہنوں کو بدل سکے۔ہم اب کسی سکول ماسٹر کے ماتحت نہیں ہیں۔ایک بار جب ہمارا ذہن بدل جاتا ہے،تو ہمیں چٹان (یسوع) کو مارنے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ صرف اس سے بات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اُس لاٹھی کو لے اور تُو اور تیرا بھائی ہارُون تُم دونوں جماعت کو اِکٹّھا کرو اور اُن کی آنکھوں کے سامنے اُس چٹان سے کہو کہ وہ اپنا پانی دے اور تُو اُن کے لِئے چٹان ہی سے پانی نِکالنا۔یُوں جماعت کو اور اُن کے چَوپایوں کو پِلانا۔(گِنتی 20:8)

افسوس کی بات ہے کہ موسیٰ نے خدا کی ہدایات پر عمل نہیں کیا اور چٹان سے بات کی۔ لوگوں کی بڑبڑاہٹ نے اسے غصہ دلایا اور اس نے چٹان (یسوع) کے مرنے میں قربانی کی علامت ظاہر کی،اس طرح انہوں نے اس انصاف کی غلط فہمی کو برقرار رکھا اور یہ پتہ نہیں وہ کیسے اس پر مطمئن تھے۔یہی وجہ ہے کہ خدا نے موسیٰ کو آسمان پر جانے سے پہلے مرنے دیا۔لوگوں کو دیکھنا تھا کہ یہ خیال غلط تھا۔انہیں یہ دیکھنے کی ضرورت تھی کہ خُدا چاہتا ہے کہ وہ اُس سے بات کریں اور بغیر کسی نقصان کے معافی مانگیں۔

انسان کی یہ کمزوری خدا کے ارادوں کو نہیں پلٹتی۔درحقیقت،وہ ہمیں مسیح تک پہنچانے کے لیے ہمارے نظامِ انصاف کے ساتھ کام کرتا ہے۔ٹوٹی ہوئی چٹان کی بنیادی ساخت کے اندر خدا ہمیں اس یقین کی طرف کھینچتا ہے کہ ہمیں معاف کر دیا گیا ہے اور پھر زندگی کا پانی چٹان، مسیح یسوع سے آزادانہ طور پر بہتا ہے۔

اور سب نے ایک ہی رُوحانی پانی پِیا کیونکہ وہ اُس رُوحانی چٹان میں سے پانی پِیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا۔(1-کُرِنتھِیوں 10:4)

پس شرِیعت مسیح تک پُہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تا کہ ہم اِیمان کے سبب سے راست باز ٹھہریں۔مگر جب اِیمان آچُکا تو ہم اُستاد کے ماتحت نہ رہے۔(گلتِیوں 25-3:24)

ایک سخت گردن والے لوگوں کے لئے موسیٰ کو دی گئی خدمت خدا کی شریعت کے آئینے میں انسانی گناہوں کو بڑھانا تھی۔

اور جب مَوت کا وہ عہد جِس کے حرُوف پتّھروں پر کھودے گئے تھے اَیسا جلال والا ہُوا کہ بنی اِسرائیل مُوسیٰ کے چِہرے پر اُس جلال کے سبب سے جو اُس کے چہرے پر تھا غور سے نظر نہ کر سکے حالانکہ وہ گھٹتا جاتا تھا۔(2-کُرِنتھِیوں 3:7)

انسان کے لیے اپنے گناہوں کو خود دیکھنا بڑی شان کی بات ہے۔فطری آدمی اپنی بدکاری سے اندھا ہو جاتا ہے،لیکن موسیٰ کے ذریعے دی گئی شریعت ہمیں بیدار کرتی ہے کہ مسیح کی انجیل ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ یہ وہ بابرکت آئینہ ہے جو ہماری کھوئی ہوئی حالت کی تشخیص کرتا ہے۔اس آئینے کے بغیر، ہم بچ نہیں سکتے تھے کیونکہ ہم اپنی خطرناک حالت کو نہیں جان سکتے تھے۔

اِس لِئے کہ شرِیعت تو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچّائی یِسُوعؔ مسیح کی معرفت پہنچی ۔(یُوحنّا 1:17)

بے شک یسوع کا فضل دنیا کے قیام سے پہلے سے موجود ہے اور آج ہمیں اپنی کھوئی ہوئی حالت دیکھنے کے لیے شریعت کے اس آئینے کی ضرورت ہے۔

جِس نے ہمیں نجات دی اور پاک بُلاوے سے بُلایا ہمارے کاموں کے مُوافِق نہیں بلکہ اپنے خاص اِرادہ اور اُس فضل کے مُوافِق جو مسیح یِسُوع میں ہم پر ازل سے ہُوا۔ (2-تِیمُتھِیُس 1:9)

قانون اور انجیل دونوں انسان کے زوال کے آغاز سے لے کر آج تک ایک ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ انسان کو خدا کے ساتھ مکمّل تعلّق بحال کرنے کے لیے دونوں کی ضرورت ہے۔

پیتل کے سانپ کی کہانی کئی وجوہات کی بنا پر اہم ہے۔ یہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ مسیح کو ایک انصاف کے اصول کے تقاضوں کو ادا کرنے کے لیے اٹھایا گیا تھا جو شیطان کی طرف سے متعارف کرایا گیا تھا اور انسانیت کے ذریعہ قبول کیا گیا تھا۔ اسی وقت جب ہم اسرائیل کی عبادت کے مرکز میں مقدس مقام کے ذریعے پیتل کا سراغ لگاتے ہیں تو ہمیں مزید شواہد ملتے ہیں کہ ہمارے پیارے باپ نے اپنے بیٹے کے مرنے کی خواہش نہیں کی تھی، بلکہ اسے ہمارے لیے دے دیا تھا تاکہ ہم یقین کریں۔

جِس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کِیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کر دِیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چِیزیں بھی ہمیں کِس طرح نہ بخشے گا؟ (رُومِیوں 8:32)

باب نمبر 8

اَے خُدا! تیری راہ مَقدِس میں ہے

بچپن میں مجھے یاد ہے کہ میں بائبل کو پڑھتا تھا۔ جب میں خرُوج پر پہنچا تو مجھے سمجھنے میں بہت مشکل ہوئی۔ خدا کی پناہ گاہ کی تعمیر کے لیے تمام ہدایات کے بارے میں پڑھنا ایک 12 سال کے بچے کے لیے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ پھر بھی ان ہدایات کے اندر قیمتی سچائی ہے جو ہمارے لیے انجیل کی وضاحت کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک تصویر ہزار الفاظ بناتی ہے۔ لہذا اگلے صفحہ پر کچھ تصویریں ہیں جو ہمیں مَقدِس کا فوری جائزہ فراہم کرتی ہیں۔

مَقدِس کے فرنیچر کے لیے استعمال ہونے والی دھاتوں کو نوٹ کرنا دلچسپ ہے۔

فرنیچر	دوھاتوں کا استعمال	مقام/جگہ
قربانی کی قربان گاہ	پیتل	صحن
حوض	پیتل	صحن
موم بتی	سونا	مقدس مقام
روٹیوں کی میز	سونا	مقدس مقام
بخور کی قربان گاہ	سونا	مقدس مقام
عہد کا صندوق	سونا	مقدس ترین جگہ

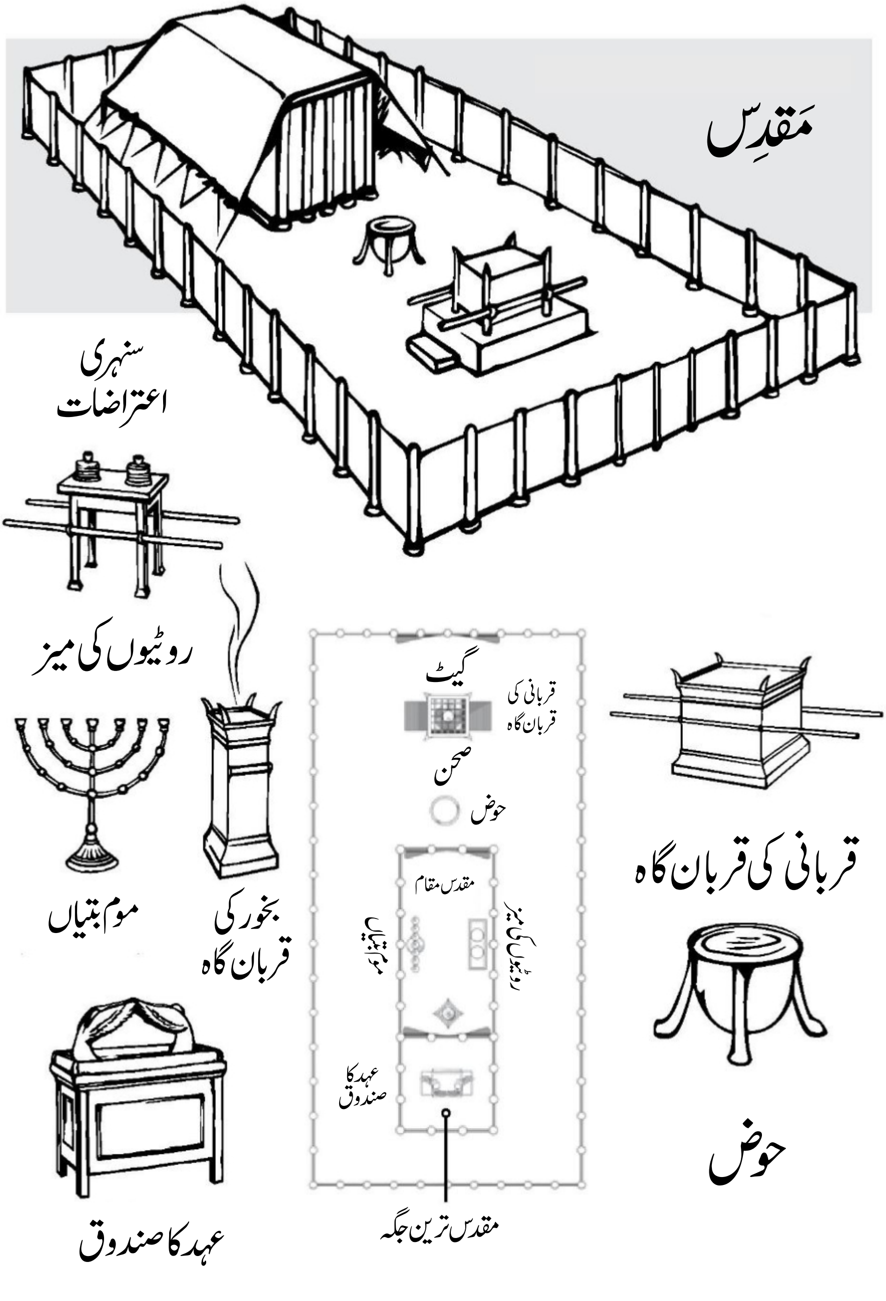
مَقدِس
سنہری
اعتراضات
روٹیوں کی میز
گیٹ
قربانی کی
قربان گاہ
صحن
حوض
مقدس مقام
روٹیوں کی میز
موم بتیاں
عہد کا
صندوق
مقدس ترین جگہ
موم بتیاں
بخور کی
قربان گاہ
قربانی کی قربان گاہ
حوض
عہد کا صندوق

پناہ گاہ کی دیواریں سونے کے تختوں سے بنی تھیں جنہیں چاندی کی ساکٹوں میں ایک ساتھ رکھا گیا تھا۔

اور تُو مسکن کے لِئے کِیکر کی لکڑی کے تختے بنانا کہ کھڑے کِئے جائیں۔ ہر تختہ کی لمبائی دس ہاتھ اور چَوڑائی ڈیڑھ ہاتھ ہو۔ اور ہر تختہ میں دو دو چُولیں ہوں جو ایک دُوسری سے مِلی ہُوئی ہوں۔ مسکن کے سب تختے اِسی طرح کے بنانا۔ اور مسکن کے لِئے جو تختے تُو بنائے گا اُن میں سے بِیس تختے جنُوبی سِمت کے لِئے ہوں۔ اور اِن بِیسوں تختوں کے نِیچے چاندی کے چالِیس خانے بنانا یعنی ہر ایک تختہ کے نِیچے اُس کی دونوں چُولوں کے لِئے دو دو خانے۔۔۔ اور تُو تختوں کو سونے سے منڈھنا اور بینڈوں کے گھروں کے لِئے سونے کے کڑے بنانا اور بینڈوں کو بھی سونے سے منڈھنا۔(خرُوج 26:15-19,29)

مسکن میں استعمال ہونے والے اندر کے پردوں کو سونے سے جڑا ہوا تھا، جب کہ مسکن کے باہر کے پردوں کو پیتل کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

اور تُو مسکن کے لِئے دس پردے بنانا۔ یہ بٹے ہُوئے بارِیک کتان اور آسمانی قِرمزی اور سُرخ رنگ کے کپڑوں کے ہوں اور اِن میں کِسی ماہر اُستاد سے کرُّوبیوں کی صُورت کڑھوانا۔۔۔ اور سونے کی پچاس گُھنڈیاں بنا کر اِن پردوں کو اِن ہی گُھنڈیوں سے ایک دُوسرے کے ساتھ جوڑ دینا۔ تب وہ مسکن ایک ہو جائے گا۔(خرُوج 26:1,6)

اور تُو بکری کے بال کے پردے بنانا تا کہ مسکن کے اُوپر خَیمہ کا کام دیں۔ اَیسے پردے گیارہ ہوں۔۔۔ اور پیتل کی پچاس گُھنڈیاں بنا کر اِن گُھنڈیوں کو تُکموں میں پہنا دینا اور خَیمہ کو

جوڑ دینا تا کہ وہ ایک ہو جائے۔اور خَیمہ کے پردوں کا لٹکا ہُوا حِصّہ یعنی آدھا پردہ جو بچ رہے گا وہ مسکن کی پچھلی طرف لٹکا رہے۔(خرُوج 26:7,11-12)

وہ لوگ جو انجیل کے ذریعہ مقدس ہیں ان کے کرداروں سے تمام پیتل ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کے الفاظ خالص الفاظ ہیں۔

باموقع باتیں رُوپہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب ہیں۔دانا ملامت کرنے والے کی بات سُننے والے کے کان میں سونے کی بالی اور کُندن کا زیور ہے۔(امثال 25:11-12)

مسکن کے باہر کے پردے جن میں اب بھی پیتل موجود ہے وہ ہمارے جسم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ پیتل کے دھاگوں کو دوسری آمد پر صاف کیا جائے گا جب ہمارے فانی جسموں کو لافانی لباس پہنایا جائے گا۔

دیکھو مَیں تُم سے بھید کی بات کہتا ہُوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔اور یہ ایک دَم میں۔ایک پَل میں۔ پچھلا نرسِنگا پُھونکتے ہی ہوگا کیونکہ نرسِنگا پُھونکا جائے گا اور مُردے غَیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرُور ہے کہ یہ فانی جِسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مَرنے والا جِسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔(1-کُرِنتھیوں 15:51-52)

آسمانی شہر خالص سونے سے بنایا جائے گا جو وہاں رہنے والوں کے کرداروں کا نمائندہ ہوگا۔

دیوار یشب رتن کی بنی تھی اور شہر خالص سونے کا بنا ہوا شفاف جیسے صاف شیشہ کی مانند

ہو۔(مُکاشفہ 21:18)

میں تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ تم مجھ سے سونا خرید و جو آگ میں تپ کر خالص ہوا ہے تب اس طرح تم صحیح دولتمند ہو سکتے ہو۔(مُکاشفہ 3:18)

جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں نوٹ کیا،پیتل انسان کی پیداوار ہے (پیدائش 4:22)۔ یہ انسان کی سوچ کے مطابق خدا کی چیزوں کو ملانے کی کوشش کی نمائندگی کرتا ہے۔خدا کا راستہ مسکن میں ہے۔ جب ہم بیرونی صحن سے مقدس ترین مقام تک بڑھتے ہیں،تو پیتل صاف ہو جاتا ہے اور صرف سونا اور چاندی رہ جاتا ہے۔ جیسے جیسے ہم مسیحت میں ترقی کریں گے ہمیں صحن کو پیچھے چھوڑنا ہے کیونکہ یہ غیر قوموں کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔

تب مجھے ہاتھ کے عصا کی مانند ناپنے کی لکڑی کا ایک ڈنڈا دیا گیا اور کہا گیا کہ ''جاؤ خدا کے گھر کو اور قربان گاہ کو ناپو اور وہاں کے عبادت کرنے والوں کو گنو۔لیکن ہیکل کے باہر کے آنگن کو الگ کر و اور اسے نہ ناپو کیوں کہ وہ غیر یہودیوں کو دیدیا گیا ہے اور وہ لوگ مقدس شہر کو بیالیس مہینوں تک روندیں گے۔(مُکاشفہ 2-11:1)

صحن غیر قوموں کی خاطر ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پیتل کی سوچ سے آلودہ گنہگار پہلے انجیل سے ملتے ہیں۔قربانی کی قربان گاہ مسیح کی صلیب کی نمائندگی کرتی ہے۔صلیب کی نمائندگی پیتل کی دھات سے ہوتی ہے۔اس طرح، یہ ایک انسان ساختہ چیز ہے؛ یہ وہ چیز ہے جس کی انسان کو اپنے انصاف کے اصولوں کو پورا کرنے کی ضرورت تھی۔ جب ہم صلیب کا سامنا کرتے ہیں،تو خُدا ہماری گنہگاری کو پیتل کے لیور میں پائے جانے والے آئینے میں بھر دیتا ہے۔

اور جو خِدمت گُذار عَورتیں خَیمہِ اِجتماع کے دروازہ پر خِدمت کرتی تھیں اُن کے آئینوں کے پیتل سے اُس نے پیتل کا حوض اور پیتل ہی کی اُس کی کُرسی بنائی ۔(خرُوج 38:8)

جیسے جیسے لوگ خود کو شریعت کی روشنی میں دیکھتے ہیں ان کی مذمت کا احساس اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ جب مسیح کا روح اندر آتا ہے تو ہم گناہ کے گہراؤ میں سزا یافتہ ہوتے ہیں۔

اور وہ آ کر دُنیا کو گُناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصُوروار ٹھہرائے گا۔(یُوحنّا 16:8)

جو لوگ سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں خدا ان کو معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ اپنی مایوس حالت میں قربانی کی قربان گاہ کے پاس کھڑے فدیے کو دیکھتے ہیں، ان پر فضل بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ وہ سونا حاصل کرنے لگتے ہیں جو مصیبت کی بھٹّی میں روح کیلئے سچے ایمان سے خریدا جاتا ہے۔

اور بیچ میں شرِیعت آ مَوجُود ہُوئی تا کہ گُناہ زِیادہ ہو جائے مگر جہاں گُناہ زِیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نِہایت زِیادہ ہُوا۔(رُومِیوں 5:20)

جیسے جیسے ہمارے ایمان کا سونا بڑھتا ہے، ہماری سابقہ سوچ کا پیتل صاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آخر کار ہمیں گناہ کا مزید شعور نہیں رہتا۔

ورنہ اُن کا گُذراننا مَوقُوف نہ ہو جاتا؟ کیونکہ جب عِبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے تو پھر اُن کا دِل اُنہیں گُنہگار نہ ٹھہراتا۔(عِبرانیوں 10:2)

اس کے بعد، قربانیاں دینے کا کوئی اور خیال نہیں، اور نہ ہی چٹان کو مارنے کی کوئی ضرورت ہے بلکہ صرف چٹان سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔

بلکہ وہ قُربانِیاں سال بہ سال گُناہوں کو یاد دِلاتی ہیں۔ کیونکہ مُمکن نہیں کہ بَیلوں اور بکروں کاخُون گُناہوں کو دُور کرے۔

اِسی لِئے وہ دُنیا میں آتے وقت کہتا ہے کہ تُو نے قُربانی اور نذر کو پسند نہ کِیا۔ بلکہ میرے لِئے ایک بدن تیّار کِیا۔ پُوری سوختنی قُربانِیوں اور گُناہ کی قُربانِیوں سے تُو خُوش نہ ہُوا۔ اُس وقت مَیں نے کہا کہ دیکھ! مَیں آیا ہُوں۔

(کِتاب کے ورقوں میں میری نِسبت لِکھا ہُوا ہے) تاکہ اَے خُدا! تیری مرضی پُوری کرُوں۔ اُوپر تو وہ فرماتا ہے کہ نہ تُو نے قُربانیوں اور نذروں اور پُوری سوختنی قُربانِیوں اور گُناہ کی قُربانِیوں کو پسند کِیا اور نہ اُن سے خُوش ہُوا حالانکہ وہ قُربانِیاں شرِیعت کے مُوافِق گذرانی جاتی ہیں۔ اور پِھر یہ کہتا ہے کہ دیکھ مَیں آیا ہُوں تاکہ تیری مرضی پُوری کرُوں۔ غرض وہ پہلے کو مَوقُوف کرتا ہے تاکہ دُوسرے کو قائم کرے۔ اُسی مرضی کے سبب سے ہم یِسُوع مسِیح کے جِسم کے ایک ہی بار قُربان ہونے کے وسِیلہ سے پاک کِئے گئے ہیں۔ (عِبرانیوں 10:3-10)

یسوع ایک بار ہم سب کیلئے مر گیا جیسا کہ پیتل کی قربان گاہ پر پیتل کے سانپ کی علامت ہے۔ لیکن ایک بار جب ہم روح سے معمور ہو جاتے ہیں، تو صلیب بالکل مختلف توجہ مرکوز کر لیتی ہے۔ اُس کے باپ کے کردار کا مُکاشفہ اُس میں اِس کی خود انکاری سے ہوتا ہے۔ قربانی کی قربان گاہ (چٹان کو مارنا) کو بخور کی قربان گاہ سے بدل دیا گیا ہے (چٹان سے بات کرتے ہوئے) ۔کلوری میں خون بہانے کو گتھسمنی میں خون بہانے کے تناظر میں لایا گیا ہے جہاں یسوع نے وہ کام مکمّل کیا جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا۔

جو کام تُو نے مجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے مَیں نے زمِین پر تیرا جلال ظاہِر کِیا۔(یُوحنّا4:17)

اوپر دیکھو اور جیو پیارے گنہگار۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں سزا دینے کے لیے نہیں بھیجا (یوحنا17-3:16)۔ سنہری قربان گاہ کی بنیادی ساخت کے اندر، خدا نے اپنے بیٹے میں اپنے کردار کو ظاہر کرنے اور ہمارے قصور کو اپنے اوپر لینے کے لئے بھیجا تا کہ ہم خدا کی معافی پر یقین کر سکیں۔

ہمارے پیارے باپ نے اپنے بیٹے کو یہ کہنے کے لیے نہیں بھیجا کہ ''میں تمہارے گناہوں کے لیے تمہارے ساتھ یہی کرتا یا میں نے اپنے غصے میں اپنے بیٹے کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔'' کیا باپ اپنے بچوں کے ساتھ ایسا کرے گا؟ دائرہ اقتدار سے صلیب کا دوبارہ جائزہ لیں اور آپ ایسی قیمتی چیز دیکھیں گے کہ آپ سراسر خوشی سے روئیں گے۔

جب آپ پیتل کے صحن سے نکل کر سونے اور چاندی کے مقدس مقام میں داخل ہوں گے تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کا انصاف مردوں سے بہت مختلف ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے:

شرِیر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خُداوند کی طرف پِھرے اور وہ اُس پر رحم کرے گا اور ہمارے خُدا کی طرف کیونکہ وہ کثرت سے مُعاف کرے گا۔ خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تُمہارے خیال نہیں
اور نہ تُمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جِس قدر آسمان زمِین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تُمہاری راہوں سے اور میرے خیال تُمہارے خیالوں سے بُلند ہیں۔ کیونکہ جِس

طرح آسمان سے بارِش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمِین کو سیراب کرتی ہے اور اُس کی شادابی اور روئیدگی کا باعِث ہوتی ہے تا کہ بونے والے کو بِیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نِکلتا ہے ہوگا۔

وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کُچھ میری خواہِش ہوگی وہ اُسے پُورا کرے گا اور اُس کام میں جِس کے لِئے مَیں نے اُسے بھیجا مُوثّرِ ہوگا۔ کیونکہ تُم خُوشی سے نِکلو گے اور سلامتی کے ساتھ روانہ کِئے جاو گے۔ پہاڑ اور ٹِیلے تُمہارے سامنے نغمہ پرداز ہوں گے اور مَیدان کے سب درخت تال دیں گے۔ کانٹوں کی جگہ صَنوبر نِکلے گا

اور جھاڑی کے بدلے آس کا درخت ہوگا اور یہ خُداوند کے لِئے نام اور ابدی نِشان ہو گا جو کبھی مُنقطع نہ ہوگا۔ (یسعیاہ 55:7-13)

یہ میری مخلصانہ دعا ہے کہ آپ مسیح کی صلیب کو ایک وسیع تر خوبصورت روشنی میں دیکھیں گے جو گرے ہوئے انسانوں اور گرے ہوئے فرشتوں کے پیتل کے انصاف سے پاک ہے۔ ہمارے باپ کی محبّت کی میٹھی روشنی میں آئیں جہاں اس کی اگاپے محبّت میں تمام خوف کو دور کرنے کی طاقت ہے۔

باب نمبر 9

سِلاہ

میرے پیارے نجات دہندہ، آپ میرے گناہ کے اندھیرے میں میرے پاس آئے۔ آپ نے اسطرح مجھے باپ کی معافی کا یقین دلایا کہ میں اب سمجھ بھی سکتا ہوں اور قبول کر سکتا ہوں۔ میں اس اذیت کے لیے روتا ہوں جو آپ نے میرے لیے سہی۔ اپنے باپ کی شفقت سے لبریز، آپ نے اپنی غریب کھوئی ہوئی بھیڑوں کو بچانے کے لیے اس دنیا کی اندھیری رات میں بہادری کی۔

آپ نے جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کو سمجھنے میں میرا دل کتنا سست ہے۔ ابدیت مجھ پر آپ کی محبّت کی گہرائیوں کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ یہ ایک لازوال چشمہ ہے جس سے میں کبھی پیوں گا اور اس کے ذائقے سے کبھی نہیں تھکوں گا۔

میری خواہش ہے کہ میں میمنے کی طرح آپ کے پیچھے چلوں، آپ جہاں کہیں بھی جائیں۔ آپ نے مجھے اتنی قیمت پر خریدا ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی میں آپ کی محبّت کے لیے اتنا نا اہل محسوس کرتا ہوں، مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ مجھے تسلّی دینے اور برکت دینے کے لیے اپنی قیمتی روح بھیجنے کے لیے آپ کا شکریہ۔

پیارے نجات دہندہ، میں بہت خواہش کرتا ہوں کہ وہ لوگ بھی جو آپ نے مجھے اس پیغام میں دیئے ہیں وہ بھی باپ کی بادشاہی میں ہمارے ساتھ ہوں۔ میں ان کے لیے آپ کی محبّت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں اور ان کی نجات کے لیے میری خواہش بہت زیادہ ہے۔ میں

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں آپ کے بچوں کے لیے آپ کی محبّت کا مزہ چکھ سکتا ہوں اور آپ کے ساتھ اس خواہش میں متحد ہو سکتا ہوں کہ دنیا ہمارے باپ کو صحیح معنوں میں جان سکے۔

مجھے اپنی پیاری روح عطا کر کہ میں آپ کو جلال دوں جیسا کہ آپ نے ہمارے لیے باپ کی اتنی خوبصورتی سے تمجید کی ہے۔ آپ ہمارے جسم میں ظاہر ہوں تا کہ آدمیوں کے دلوں کو کفارہ مل جائے، کیونکہ آپ نے ہمیں صلح کا کام سونپ دیا ہے۔

ہر ایک کو جو اس کتاب کو پڑھتا ہے اسے صلیب کی حقیقی خوبصورتی کو دیکھنے کے لئے آنکھ دے اور یہ کہ ہم سب آپ کے ساتھ مصلوب ہونے سے ڈرنا چھوڑ دیں کیونکہ ہر ایک گھٹنا جھکے گا اور ہر زبان اقرار کرے گی کہ آپ کے جلال کے رب ہیں۔ ہمارے پیارے باپ ہیں۔
خداوند یسوع کے نام میں

آمین

صلیب کی ضرورت کیوں تھی اور کس کو اس کی ضرورت تھی؟
ہماری نجات کے لیے صلیب کیوں ضروری تھی؟

کیا خدا کا غضب اپنے بیٹے کی موت سے مطمئن تھا؟
خدا کا انصاف کیا ہے اور کیا یہ ہمارے انصاف سے مختلف ہے؟

یسوع نے اپنا موازنہ اونچے پر چڑھائے ہوئے پیتل کے سانپ سے کیوں کیا؟
اسرائیل کی پناہ گاہ ہمیں صلیب کے بارے میں کیا بتاتی ہے؟

ایڈرین ایبینیز ایک بین الاقوامی مصنّف اور اسپیکر ہیں
جو برسبین، آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔
ان کی شادی ان کی پیاری بیوی لوریل سے ہوئی ہے
اور ان کے دو بالغ بیٹے ہیں۔

fatheroflove.info